ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء * عسى ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الله اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی

قیمت فی پرچہ

جلد ۱۷	مطابق ۴ر صفر سنہ ۱۳۴۸ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء	نمبر (۴)

مدینۃ المسیح

۷ر جولائی ۱۹۲۹ء مسجد اقصیٰ میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیر صدارت ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی صحت کی خوشی میں جلسہ منعقد ہوا۔ اور ہز میجسٹی کی درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ رات کو غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا ؛

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۸ر جولائی شیعوں کے متعلق تقریر کرنے کے لئے موضع گنج (لاہور) بھیجے گئے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی محمد یار صاحب شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کے جلسوں سے فارغ ہوکر میراں پور۔ دابرٹن اور چک نمبر ۹ کے جلسوں میں شمولیت کے لئے گئے ؛

لوکل انجمن نے چندہ خاص پورے اہتمام سے وصول کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جس کے لئے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر کرکے محصل مقرر کر دیئے گئے ہیں ؛

شکاگو (امریکہ) میں سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسہ

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ۲ر جون شکاگو یونیورسٹی میں دنیا کے محسن حضرت خاتم النبیین علیہ الف الف الصلوٰۃ والسلام کے سوانح پر اعلےٰ تعلیم یافتہ سامعین کے ایک عظیم الشان مجمع میں عاجز راقم کا لیکچر ہوا۔ اخبار ڈیلی نیوز میں اس لیکچر کے متعلق اعلان شائع ہوا۔ اور یہ ایک عام لیکچر تھا۔ امریکن لوگوں علاوہ عرب کے مسلمان بھی شامل ہوئے۔ شکاگو یونیورسٹی کے علوم مشرقی کے صیغہ کے ہیڈ Dr: martin Sprengling. نے صدارت کا فرض سر انجام دیا۔ انہوں نے شاندار طریق سے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاکسار کا تعارف کرایا۔ صاحب موصوف مغربی دنیا میں مشرقی علوم و تاریخ اسلام میں ایک بہت بڑے استاد مانے جاتے ہیں۔ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں بہت اثر رکھتے ہیں۔ میں نے تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا۔ اور سوالات پوچھے گئے۔ ان کے تسلی بخش جواب دئے۔ دوران تقریر میں یونیورسٹی کے طلباء نوٹ لکھتے رہے ؛

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تقریر کا بہت اچھا ہوا۔ تقریر کے بعد ایک خاتون نے جو یونیورسٹی سے اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہے۔ مجھ سے گفتگو کی۔ اس نے کہا۔ بارہ سال ہوئے۔ میں نے اس موضوع پر تحقیقی مضمون طیار کیا تھا۔ مگر پھر بھی آپ کی تقریر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جن کا مجھے علم نہ تھا۔ میں نے ان سب باتوں کو نوٹ کرلیا ہے۔ اس تقریر کی روئداد روزانہ اخبار ڈیلی نیوز وغیرہ میں شائع ہوئی ہے اس ضمن میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بھی خوب تبلیغ و اشاعت ہوئی ہے۔ شہر سنسناٹی میں برادرم ڈاکٹر یوسف خان صاحب نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر لیکچر دیا ؛

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک کے مطابق تثلیث کے مرکز میں جہاں صدیوں سے اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف خطرناک پروپیگنڈا ہوتا رہا۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند کی گئی ؛

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم

خاکسار: مطیع الرحمان بنگالی از شکاگو (امریکہ)

تقرر امراء (۱) حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی محمد نور حسین صاحب کو یکم مئی ۲۹ء سے ۳۰ اپریل ۳۰ء تک کے لئے جماعت احمدیہ جلبا گوری کا (۲) حکیم محمد الدین صاحب کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا یکم مئی ۲۹ء سے ۳۰ اپریل ۳۲ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔
(ناظر اعلیٰ)

فہرست مطلوب ہے ایسے احمدی بی اے اور ایم اے پاس اصحاب کے اسماء اور موجودہ ملازمت کے حالات کی فہرست مطلوب ہے جو ملازمت کے خواہاں ہوں یا اپنی موجودہ ملازمت میں بہتری چاہتے ہوں براہ مہربانی اپنے مفصل حالات سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔
ناظر امور خارجہ

امداد فرمائیں ایک صاحب نوجوان جو ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں عیسائی ہو گئے تھے۔ اب وہ نادم ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ اردو نظم و نثر لکھ سکتے اور اردو میں خاص قابلیت رکھتے ہیں انکے مناسب حال ملازمت کے انتظام کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب انکی ملازمت کا مناسب انتظام کر سکیں تو مجھے اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی محض خدا کے فضل سے میرے لڑکے عبد الستار نے امتحان B.A with Honours in English اور سنسکرت B.A کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔
خاکسار ملک مولا بخش آنریری مجسٹریٹ از گورالی۔
(الفضل) ہم اس اعلیٰ کامیابی پر جناب ملک صاحب ان کے صاحبزادہ اور سارے خاندان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

ایصال ثواب میں حافظ صاحب کی اس وصیت پر لبیک کہتے ہوئے جو آپ نے اپنے شاگردوں کو فرمائی۔ کہ میرے شاگرد ہمیشہ تبلیغ کرتے رہیں۔ آپکی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے آٹھ روپے پیش کرتا ہوں۔ کہ اخبار الفضل ایک سال کیلئے کسی مستحق کے نام جاری کر دیا جائے۔
(ملک عبد العزیز مولوی فاضل)

درد مفارقت بابو فضل الٰہی صاحب مینجر انگلش کمپنی متعینہ گوجرہ ضلع لائلپور جو جماعت احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری تھے۔ اس نوجوان نے ایک لمبا عرصہ تبلیغی خدمت کو بہت سعی سے سرانجام دیا۔ اور انکے ذریعہ احمدیت کو یہاں بہت سرسبزی اور شادابی حاصل ہوئی۔ انکے کلام میں ایسا اثر تھا کہ لوگ بہت جلد حلقہ بیعت میں شامل ہو جاتے تھے۔

اب وہ سیالکوٹ چلے گئے ہیں۔ اور آیندہ اُن کا ارادہ اپنے ذاتی تجارت کے شغل میں زندگی گزارنے کا ہے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا آپ مددگار ہو۔ اور جہاں رہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے رہیں۔
(خادم محمود بیگ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ گوجرہ)

منگلور میں احمدی میرا تبادلہ دو سال کے بعد سقط سے منگلور ہو گیا ہے۔ اگر یہاں قرب و جوار میں کوئی احمدی دوست ہوں یا کسی کو اس طرف آنا پڑے تو مجھ سے ضرور ملیں۔ خاکسار خلیل الرحمٰن انچارج ادبر ڈیری

تلاش عزیز (۱) عزیزم مرزا احمد بیگ صاحب انجم ٹیکس انسپکٹر سیالکوٹ کا لڑکا بشارت احمد چیچک رو عمر قریباً ۲۰ سال۔ آنکھیں کرنجی۔ عرصہ سے روپوش ہے اگر کسی دوست کو ملے۔ تو وہ فوراً مرزا احمد بیگ صاحب احمدی انجم ٹیکس انسپکٹر متصل مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ شہر کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(۲) میرا لڑکا مسمی عبد الرحمٰن عمر قریباً ۱۹-۲۰ سال قد درمیانہ معمولی جسم۔ بہت چھوٹی مونچھیں داڑھی صاف تعلیم انٹرنس تک کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے یا کسی جماعت میں جا کر ٹھہرے تو احباب اسے اپنے پاس ٹھہرائیں اور بذریعہ تار ذیل کے پتہ پر فوراً اطلاع کر دیں۔ اخراجات ادا کر دیئے جائینگے۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ احمدیہ منزل۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

سگ گزیدہ کا علاج اگر خدا نخواستہ کسی کو باؤلا کتا کاٹ لے تو یہاں تشریف لائیں۔ دوائی مفت دی جائیگی۔ اگر سگ گزیدہ بیمار ہو جائے۔ تو بھی اس کا علاج کیا جاتا ہے اور خدا کے فضل سے صحت کی بہت کچھ امید ہے۔
علاج مفت دسمبر ۱۹۲۹ء تک کیا جائے گا۔
ڈاکٹر نور بخش گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ۔ قادیان پنجاب

غلط فہمی کا ازالہ میرے بعض دوستوں اور رشتہ داروں کو غلطی لگی ہوئی ہے کہ میں غیر احمدی ہو گیا ہوں۔ میں بیان سے کہتا ہوں میں احمدی ہوں اور کل احکام جناب آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پورا پورا یقین رکھتا ہوں اور میرا عقیدہ درست ہے۔
(محمد الغفور احمدی ساکن ہڑپہ)

شکریہ یہ عاجز حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ان تمام بزرگان ملت اور احباب کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس عاجز کے لڑکے عزیز غلام احمد کی امتحان ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں کامیابی کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ الحمد للہ کہ عزیز مکرم اس امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول نمبر پر کامیاب ہوا ہے اور ہاؤس سرجن مقرر کیا گیا ہے۔
خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس۔ حیدر آباد سندھ

درخواستہائے دعا خاکسار کی اپیل لاہور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس برائے منظوری بھیجی گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔
(خاکسار غلام محمد اختر۔ احمدی۔ راولپنڈی)

(۲) چند دن ہوئے مجھ پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ اب بفضل خداوند تعالیٰ رو بصحت ہوں۔ احباب ازراہ شفقت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بہت جلدی کامل صحت بخشے۔ آمین۔ ڈاکٹر عبد الحمید آف موگا امرتسر

(۳) بندہ کی لڑکی حمیدہ بیگم سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الکریم جنید

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کی جدائی پر
دو آنسو
(از ایم عبد المجید صاحب طالب احمدی جہلمی)

آنکھیں ہیں اشکبار تو دل سوگوار ہے
تیبیس جون کی شبِ غمناک! الاماں
”روشن علی“ سے عالم جید جدا ہوئے
غم آپ کی جدائی کا ہے دلنیہ اس قدر
تھے آپ علم و فضل میں باہوش ہوشیار
مخلص بھی تھے خلیق بھی تھے مہربان بھی
تھے آپ قوم و مذہب و ملت کے رہنما
اوصاف آپ میں تھے ہزار اور بہتریں
روئینگے آپ کے لئے جب تک جئیں گے ہم
بھولیگی آپ کو نہ کبھی وسعتِ جہاں

ہر سانس ایک نالۂ بے اختیار ہے
دل چاک چاک ہو گیا صدمے سے ناگہاں
چھوڑا جہاں کو راہیٔ ملک بقا ہوئے
آنسو ہیں اور اُن میں ہے ڈوبی ہوئی نظر
حاصل ہوا تھا آپ کو دُنیا میں افتخار
ہوتے نہ تھے کسی سے کبھی بدگمان بھی
تھے آپ ہر طرح سے طریقت کے رہنما
ایک ایک بات آپ کی گوہر تھی بالیقین
جبتک ہے زیست یاد میں مضطر رہینگے ہم
مرنے کے بعد جیتی ہیں نیکوں کی نیکیاں

طالبؔ مری دعا کے یہ جملے قبول ہوں
جنت ہو اور آپ ہوں رحمت کے پھول ہوں

منصوری آنے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع چونکہ منصوری پہاڑ پر لوگ اسقدر کثرت سے آئے ہیں کہ ہمارے پہاڑ پر کوئی کوٹھی بنگلہ خالی نظر نہیں آتا۔ اگر کوئی ایک آدھ کہیں مل بھی جائے تو ہم ہزار دو ہزار سو روپیہ سے کم کے کرایہ کی نہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے یہاں بھی قطعاً ایک آدمی کے ٹھہرنے کی گنجائش نہیں چونکہ کئی ایک دوستوں کے ہمارے پاس خطوط آرہے ہیں جنکو ہم مندرجہ بالا مجبوریوں کے متعلق بذریعہ تار اور خطوط کے اطلاع دے رہے ہیں تا وہ خلیک اتنے گراں کرایہ پر کوٹھی کا بندوبست پہلے نہ کر لیں۔ منصوری پہنچکر مزید تکلیف نہ اُٹھا دیں محض تکلیف سے بچانے کیلئے ہم اس اطلاع کو ہم بذریعہ اخبار شائع کرتے ہیں۔
خاکسار سید عبد المجید احمدی کمرشل ہاؤس۔ کوہ منصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

جلد ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۹ء | نمبر ۴

مذہبی اور سیاسی میدان عمل

دونوں میدانوں میں کام کرنیکی ضرورت

ہندو اگر ایک طرف سیاسی طور پر اپنے تفوق اور بڑائی کے لئے کوشاں ہیں تو دوسری طرف تمدن اور معاشرتی اصلاحات میں بھی منہمک ہیں اور نہ صرف ہر رنگ میں اپنی قوم کو مضبوط بنانے میں مصروف ہیں بلکہ اپنی تعداد میں اضافہ کرنیکے لئے بھی ہر رنگ میں کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ اگر انکے چند ایک لیڈر بزعم خود ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں تو بیہ نہیں۔ کہ سرگرمی سے اپنا کام کئے جائیں اور جو لوگ کسی دوسرے پہلو سے مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ انہیں اپنے رنگ میں کام کرنے دیں۔ بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں سب لوگ آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چل پڑیں اور جو کچھ وہ کہیں۔ اسکی بلاچون وچرا تعمیل کریں۔ ورنہ انہیں بدنام اور ذلیل کرنے میں ساری طاقت صرف کر دیں گے۔ اور اس میں اس ذوق وشوق سے مصروف ہو جائیں گے کہ باوجود خدمت ملک و قوم کے بلند دعاوی کے انہیں اور کسی بات کی خبر نہ رہے گی۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ ہر رنگ میں مسلمانوں کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش کیجاتی۔ جو لوگ سیاسی میدان میں کام کرنیکی قابلیت اور شوق رکھتے۔ وہ اس میں کام کرتے۔ جو تمدنی اور معاشرتی اصلاح سے دلچسپی رکھتے۔ وہ اس میں مصروف رہتے۔ اور جو مذہبی خدمات سرانجام دینے کی خواہش رکھتے۔ وہ اس پہلو میں کوشاں ہوتے۔ سب کے کام کرنے کا میدان گو علیحدہ علیحدہ ہوتا۔ لیکن سب کے فوائد متحد ہوتے۔ اور سب کے مدنظر مسلمانوں کی ترقی اور اسلام کی اشاعت ہوتی۔ اس طرح قوم ہر پہلو سے مضبوط ہوتی۔ اور اسے اتنی طاقت اور قوت حاصل ہو جاتی۔ کہ کوئی بڑی سے بڑی قوم اس کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ لیکن اب ہو کیا رہا ہے۔ یہ کہ جو لوگ سیاسیات میں منہمک ہیں۔ وہ ان لوگوں کو جو اپنی زندگی کا مقصد مسلمانوں کی مذہبی اصلاح قرار دے چکے ہیں۔ اپنا دشمن سمجھتے اور انہیں نقصان پہنچانے۔ انکی مساعی کی تذلیل کرنے اور ان کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنے میں خاص لذت محسوس کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کے دلآزار خطاب دینے۔ بازاری اور سوقیانہ آوازے کستے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ خود کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو سہولت کچھ کرنے دیتے ہیں۔

ہماری جماعت چونکہ اپنا سب سے بڑا مقصد مذہبی اصلاح نیکی کھڑی ہوئی ہے۔ اسلئے وہ اس تلخ حقیقت سے خوب اچھی طرح آشنا ہے۔ وہ لوگ جو کینہ اور عداوت میں اس حد کو پہنچ چکے ہیں جہاں بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ ان کا ذکر نہیں ایسے اصحاب جنہیں جماعت احمدیہ کی مذہبی اور دینی خدمات کا اعتراف ہے۔ جو کھلے دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر مذہبی میدان میں احمدی اسلام کے فتح نصیب جرنیل ثابت ہو چکے ہیں جنکے نزدیک مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی ایک زندہ جماعت ہے انہیں بھی ہم سے گلہ ہے شکوہ ہے۔ رنج ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہم کیوں سیاسیات میں انکے پہلو بہ پہلو نہیں چلتے۔ اور کیوں سیاسی معاملات میں انہی کیطرح حصہ نہیں لیتے۔

ہم سے یہ مطالبہ کرنیوالے اصحاب اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ ان کا مطالبہ خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ بیشک ملکی خدمت ایک بہت اچھی اور قابل تعریف چیز ہے لیکن اگر مسلمانوں کی مذہبی اخلاقی۔ معاشرتی۔ اور اقتصادی حالت کو دیکھا جائے۔ تو اسکی اصلاح سب سے ضروری اور اہم معلوم ہوگی۔ کیونکہ اگر مسلمان مسلمان ہی نہ رہے۔ بلکہ دوسروں میں جذب ہو گئے یا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر زندگی کے دن پورے کرتے رہے۔ تو کیسی سیلف گورنمنٹ اور کہاں کا سوراج کیا ایسی مفلوک الحال قوم کو بھی حکومت مل سکتی ہے یا حکومت میں کوئی حصہ پا سکتی ہے ہرگز نہیں۔

اب ذرا مسلمانوں کی حالت دیکھئے۔ اور پھر بتائیے۔ کیا یہ لوگ مذہبی اور اخلاقی اصلاح کے محتاج ہیں یا نہیں۔ اور انکی اصلاح کی کوشش کرنیوالے ہونے چاہئیں یا نہیں۔ اخبار مستقل میں ایک نہایت ہی دردناک مضمون شائع ہوا ہے۔ جسے پڑھ کر مسلمانوں کی زبون حالت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ اور ایک دوربین آنکھ نہایت صفائی کے ساتھ اس بھیانک مستقبل کو دیکھ سکتی ہے۔ جو ایسی حالت کی اصلاح نہ ہونیکی صورت میں یقیناً پیدا ہو کر رہیگا۔

اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"سی۔ پی۔ مہاراشٹر اور گوڑگانواں وغیرہ میں اسلام صرف ختنہ۔ جہلم وغیرہ کی رسوم تک باقی رہ گیا ہے ختنہ کے موقعہ پر بڑے بڑے تکلفات ہوتے ہیں۔ اور بالا انتیاز وہ تمام چیزیں ملا کے سامنے جمع کی جاتی ہیں جنہیں مرنیوالا پسند کرتا تھا۔ یہانتک کہ شراب کی بوتل۔ افیون کا گولہ اور تازہ کیا ہوا حقہ بھی سامنے لایا جاتا ہے۔

بمبئی کے بعض حصص میں اور مدراس میں وہ مسلمان آباد دکھائی دیتے ہیں جنکو سوائے اسکے کہ وہ لفظ مسلمان جانتے ہیں اور کسی چیز کی خبر نہیں انکے نام تک ہندوانہ ہیں چنانچہ جب انمیں سے ایک شخص کا ہندوانہ نام بدلکر عبداللہ رکھا گیا تو اسکی تمام برادری نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ ضلع ستارا میں ہزارہا ایسے مسلمان آباد ہیں۔ جو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر انکو اسلام کی کچھ خبر نہیں۔ یہانتک کہ ان میں سے ایک شخص سے جب سوال کیا گیا کہ وہ کون ہے تو اس نے اسکے جواب میں کہا۔ کہ مسلمان۔ جب اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کیلئے کہا گیا۔ تو اندر سے روئی دھننے کی دھنکی اٹھا لایا۔ کہ اگر میں مسلمان نہیں تو میرے گھر میں یہ کیوں پڑی ہے۔

مہاراشٹر میں اکثر مقامات پر ہندو قصاب ہیں یہ لوگ ملاؤں کو مقررہ فیس ادا کر کے اپنی چھریاں سال یا چھ ماہ کیلئے دم کرا لیتے ہیں اور پھر انہیں سے مقررہ میعاد تک مسلمانوں کے لئے جانور ذبح کرتے رہتے ہیں"

پنجاب کے دیہات میں مسلمانوں کی مذہبی۔ اخلاقی۔ اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر یو۔پی میں ملکانے جو مسلمان کہلاتے ہیں انکی حالت سے کون آگاہ نہیں۔ غرضیکہ کونسی جگہ ہے جہاں اسلام اپنی اصلی صورت و شکل میں باقی ہے۔ اور جہاں مسلمان مسلمان کہلانیکے مستحق ہیں۔

کیا اس طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہیں۔ اور سب سے ضروری بات یہی ہے کہ سب کے سب لوگ سیاسیات میں اندھا دھند کود پڑیں۔ تمام اہل بصیرت اصحاب کو ماننا پڑیگا۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح کا یہ پہلو بھی بہت ضروری ہے۔ بلکہ سب سے اہم ہے۔ اور جو لوگ اس کیلئے کوشاں ہوں۔ انکے رستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیئے۔ بلکہ حتی الامکان انکی مدد کرنی چاہیئے۔

ہماری جماعت چونکہ خدمت دین کیلئے اپنے آپکو وقف کر چکی ہے اس لئے وہ اسی حد تک اور اسی وقت تک سیاسیات میں حصہ لے سکتی ہے جب تک اس کے اصل مقصد اور مدعا کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اور اس میں حرج واقعہ نہ ہو۔ جہاں اسے معلوم ہو کہ اپنے مقصد کے حصول میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے وہیں سے وہ ہٹ جائیگی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ سیاسیات کو ضروری نہیں سمجھتی۔ یا آزادی ملک کی شائق نہیں۔ بلکہ صرف یہ ہے کہ اس نے اپنے لئے جو حلقہ عمل تجویز کیا ہے۔ اسکی مصروفیات اسے باہر نہیں جانے دیتیں۔ ورنہ آزادی کا جذبہ ہماری جماعت کے لوگوں کے دلوں میں کسی سے کم نہیں۔ پس تقسیم عمل کے اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو دونوں میدانوں میں مصروف عمل ہونا چاہیئے۔ سیاسی میدان میں بھی۔ اور مذہبی میدان میں بھی۔ تاکہ جب سیاسی لیڈر ملکی حقوق حاصل کریں۔ تو مسلمان انہیں محفوظ رکھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوں۔ اور کسی کو کسی کے رستہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔ بلکہ حتی الامکان ایک دوسرے کی امداد کرنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں کے مشترکہ سیاسی حقوق اور مفاد کے لئے ہر موقع پر تائید اور حمایت کرتی ہے۔ بلکہ اس کے لئے ممکن امداد بھی دیتی ہے۔ اس لئے اگر ہم سیاسی لیڈروں سے یہ توقع رکھیں کہ وہ بھی ہمیں مذہبی میدان میں سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اور امداد دیں تو یہ کوئی بیجا امید نہ ہوگی۔

نماز باجماعت

اسلام نے ہر ایک مسلمان کے لئے پانچوں وقت نماز پڑھنا اور مسجد میں باجماعت پڑھنا نہایت ضروری فرض قرار دیا ہے۔ یہ ارشاد جہاں مذہبی اور روحانی طور پر اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتا ہے وہاں دنیوی لحاظ سے بھی نہایت ہی مفید اور نفع بخش ہے۔ اس لحاظ سے اس حکم کی خوبی اور عمدگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم بھی اس کا کھلے دل سے اعتراف کرنے پر مجبور ہیں چنانچہ آریہ اخبار تیج (۲۴ اپریل) مساجد میں نماز پڑھانے والوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اول تو انکی ایک فوج کی فوج ہے۔ جو سارے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی شہر قصبہ۔ گاؤں ایسا نہیں۔ جہاں اس کا کوئی نہ کوئی نمایندہ نہ ہو۔ دوسرے مسجدوں میں انکی حکومت ہے جہاں دن میں پانچ وقت اور جمعہ کے روز خاصکر ہر طبقہ کے مسلمان بن بلائے نماز پڑھنے آتے ہیں۔ جو جی چاہتا ہے۔ بغیر پیسہ ٹکا خرچ کئے انہیں بھڑک بھر دیتے ہیں۔ نہ پوسٹر دینے کی ضرورت۔ نہ تنخواہ دار لکچرار رکھنے کی ضرورت۔ اور نہ جلسہ گاہوں کا انتظام کرنیکی ضرورت"

ان الفاظ سے مسجدوں میں پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنیکے دنیوی لحاظ سے فوائد کا اعتراف ظاہر ہے۔ جو غیر مسلموں کیطرف سے کیا گیا ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کیا مسلمان اسی پابندی کے ساتھ باجماعت نمازیں پڑھتے ہیں جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ نہیں اور قطعاً نہیں عام طور پر مساجد مسلمانوں کی مذہبی حالت پر نوحہ کرتی نظر آتی ہیں۔ اور بہت کم لوگ ایسی نمازیں پڑھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور جو جاتے ہیں ان میں سے بہت کم باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ کاش مسلمان اپنے مذہبی احکام کی پورے طور پہ پابندی کریں۔ تاکہ روحانی فوائد کے علاوہ دنیوی مقاصد بھی بسہولت حاصل کر سکیں ؎

ساہوکارہ بل اور سود خور پٹھان

لاہور کا ایک نوزائیدہ اخبار بزنس مین (۸ جولائی) لاہور میں سود خور کابلی پٹھانوں کی ستم رانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ہندو بنکرز جو کہ پٹھانوں سے سوا حصہ بھی سود نہیں لیتے کی بربادی کے لئے تو کئی بار کونسلوں اور اسمبلیوں میں ساہوکارہ بل کا رونا محض اس بناء پر رویا گیا کہ یہ قانون تحفظ مقروضان کے لئے ہے مگر کیا گورنمنٹ ان یہودی صفت اور سفاک شاہی پٹھانوں سے مقروضان کو نجات دلانیکے لئے کسی قانون کو پاس کرنیکی ضرورت محسوس نہیں کرتی"

معلوم ہوتا ہے بزنس مین کو اخباری دنیا میں ابھی ابھی داخل ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں کہ ساہوکارہ بل صرف ہندو بنکرز کی بربادی کے لئے مرتب نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا نفاذ بلا تمیز مذہب و ملت تمام ان یہودی صفت اور سفاک ساہوکاروں پر ہوگا جو گرفتاران بلائے قرض کے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں۔ یہ معلوم ہو جانیکے بعد "بزنس مین" کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس بل کی تائید میں پورے زور کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے۔ کیونکہ اسکے نزدیک بھی اس کی ضرورت مسلمہ ہے ؎

سود خوار طبقہ کی دست برد اور ہمہ گیری سے نہ ہندو محفوظ ہیں اور نہ مسلمان۔ دونوں اقوام کے غرباء انکی چیرہ دستیوں سے سخت نالاں و پریشان ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ متحدہ طور پر ان کے دست تظلم کو روکنے کے لئے کوشش کیجائے ؎

قرضہ کمپنیاں

تھوڑے عرصہ سے پنجاب کے مختلف شہروں میں قرضہ پر روپیہ دینے کے لئے کمپنیاں کھل رہی ہیں جن کے پراسپکٹس دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی سرمایہ دارانہ تجارت نہیں۔ بلکہ پنجاب کے مفلس اور بالخصوص مسلمان حاجتمندوں سے جلب منفعت کا ایک ڈھونگ ہے۔ بدنصیب ہندوستان کے اندر سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے اٹھائی گیرے موجود ہیں جنہوں نے مذہب و اخلاق کو خیرباد کہہ کر شکم پری کے لئے طرح طرح کی حیلسازیاں ایجاد کر رکھی ہیں اور جب تک ذمہ دار حکام کے نوٹس سے بچ سکیں۔ ان سے خوب گلچھرے اڑاتے ہیں ؎

حال ہی میں اطلاع ملی ہے کہ لدھیانہ پولیس نے وہاں کی پیپلز انٹرنیشنل ٹریول ایجوکیشن اینڈ کامرس لمیٹڈ پونا کے پنجاب کے صدر دفتر اور سی ایس گھٹی اینڈ کو لمیٹڈ ہیڈ آفس لدھیانہ کے تمام دفاتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جب لمیٹڈ کمپنیوں کا یہ حال ہے تو مسلمانوں کو ایسی غیر ذمہ دار کمپنیوں سے معاملہ کرتے وقت نہایت حزم و احتیاط اور سوچ بچار سے کام لینا چاہیئے ؎

بلائے قرض

ایک دوست لکھتے ہیں مجھے اپنی ملازمت کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں علی پور (ملتان) میں جانیکا اتفاق ہوا۔ جہاں ۲۵-۳۰ گھر مسلمانوں کے ہیں۔ اور تمام گاؤں انہی کی ملکیت ہے۔ صرف چار ہندوؤں کے گھر ہیں جو دوکانداری کرتے ہیں۔ یہاں کے نمبردار کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ مالکان دیہہ ہندوؤں کے تیس ہزار روپیہ کے مقروض ہیں۔ ان بنیوں میں سے ایک آج سے صرف چار سال قبل آیا۔ اور ایک احمدی سے دس روپے قرض لیکر اس نے دوکان شروع کی۔ لیکن آج وہی احمدی اس کا یکصد روپیہ کا مقروض ہے قحط سالی کی وجہ سے ادائیگی کی توفی الحال کوئی صورت نہیں لیکن سود در سود کے آدم خور چکر سے رقم روز بروز بڑھتی جا رہی ہے ؎

یہ ایک گاؤں کا ذکر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کی شاید ہی کوئی اسلامی آبادی ایسی ہو۔ جو اس لعنت سے محفوظ ہو۔ باوجود اسکے مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ اور وہ اپنی اقتصادیات کی اصلاح کیطرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ لیڈروں کو تو "سوراجیہ" کے لئے جد و جہد کرنے سے ہی فرصت نہیں۔ مسلمان اگر قرض کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ تو ہوں۔ انکے لئے کون حکمرانی کا سراب آنکھوں سے اوجھل ہونے دے لیکن یاد رہے۔ سوراجیہ اگر حاصل ہوا۔ تو انہیں لوگوں کو ہوگا۔ جو مال میں دولت میں۔ تعداد میں۔ اتحاد میں۔ رسوخ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ نہ انہیں جن کی زندگی کا سہارا ہندو ہیں ؎

ضرورت ہے کہ مسلمان فضول رسم و رواجات کو ترک کر دیں تمدن و معاشرت میں خاتم الانبیاء کی پیروی کر کے سادگی اختیار کریں خرید و فروخت مسلمانوں سے کریں ؎

ایکٹ انتقال اراضی کی تنسیخ کیلئے جد و جہد

یہ زمانہ پروپیگنڈا کا ہے جو قوم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اس حربہ کو استعمال کرتی ہے۔ وہی بالآخر کچھ حاصل کر سکتی ہے۔

ایکٹ انتقال اراضی سے غریب زراعت پیشہ لوگوں کو جو عظیم الشان فائدہ پہنچا اس کا احساس انہیں اسوقت ہی بخوبی ہو سکیگا۔ جب یہ خدا نخواستہ منسوخ کر دیا جائے۔ لیکن عجیب بات ہے ایسی مفید چیز کے استحکام کے لئے زمینداروں کی طرف سے کوئی جد و جہد اور کوئی کوشش نہیں ہو رہی۔ دراں حالیکہ اس کے برخلاف اس کے مخالفین کئی طرح سے پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ قریباً تمام ہندو اخبارات اس کے خلاف شور و پکار کر رہے ہیں۔ تمام ہندو ادارات اسے منسوخ کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور تمام بااثر ہندو اسے مٹا کر رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ امرتسر میں مزدوری پیشہ جماعتوں کے نمائندوں نے اس ایکٹ کو منسوخ کرانے کے لئے ایک خاص کمیٹی بنائی ہے۔

ہم اس بارہ میں سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنجاب کے زمینداروں کو بھی ہوش میں آنا چاہئے۔ اور اپنے مفاد کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانے چاہئیں ؎

ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے سے دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی ؎

رسم ستی

ہندوؤں کو رسم ستی پر بڑا ناز ہے۔ اور اسے ہندو عورتوں کی خاوند کیمتعلق وفاداری کا ناقابل تردید ثبوت قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ زمانہ جہالت اور وحشت کی یہ ایک روح فرسا رسم تھی جسکا شکار بیچاری بیکس اور بے بس عورتوں کو بنایا جاتا تھا۔ معاصر "الجمعیۃ" (دہلی) نے ایک فرانسیسی سیاح کی کتاب سے اسکا ایک چشم دید واقعہ شائع کیا ہے جس سے اس رسم کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ سیاح مذکور ایک عورت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اسے پالکی سے اتار لیا۔ اور چونکہ وہ بمشکل چلنے کے قابل تھی اسلئے لوگ اسے کھینچکر چتا کے قریب والے تالاب تک لائے وہ اپنے کپڑوں اور زیور سمیت تالاب میں کود پڑی اور اسکے بعد فوراً اسے گھسیٹ کر چتا کے چاروں طرف برہمن حلقہ کئے ہوئے تھے جنمیں سے ہر ایک کے پاس ایک ہاتھ میں مشعل اور دوسرے میں گھی کا پیالہ تھا۔ اسکے اعزا اقارب جنمیں سے بہت سوں کے پاس بندوقیں تلواریں اور دوسرے ہتھیار تھے دوہری قطاروں میں صف بستہ کھڑے تھے اور اس دل دہلا دینے والے پر ہول سانحہ کے اختتام کا انتظار کر رہے تھے مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ اس مسلح فوج کا مقصد صرف اس عورت کے دل میں خوف پیدا کرنا

ریاست میسور میں مسلمانوں پر ہولناک مظالم

ریاست میسور کے ایک گاؤں داون گرہ میں گذشتہ محرم کے موقعہ پر مسلمانوں کو جن مظالم کا شکار بنایا گیا - ان کی تفصیل معاصر "الکلام" بنگلور میں پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - اس شہر میں مسلمانوں کی آبادی ۴ - ۵ ہزار کے درمیان تھی - لیکن ایڈیٹر صاحب الکلام نے بچشم خود وہاں جا کر جو حالت دیکھی ہے - وہ یہ ہے - کہ مسلمانوں کے سارے گھروں پر معمولی قفل لگے ہوئے ہیں - ہر جگہ صرف ہندو ہی ہندو نظر آتے ہیں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا کبھی یہاں مسلمان ہی نہ تھے اور اب جو چند مسلمان کسی محلہ میں نظر آتے ہیں - وہ مسافرانہ طور سے کچھ دیر کے لئے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں - مسلمانوں کی پچاس ساٹھ دکانوں سے اسباب باہر نکال کر جلا دیا گیا - کیونکہ دکانوں کے مالک ہندو تھے - ہر محلہ اور ہر بازار میں ایسا ہی کیا گیا - اناج وغیرہ لوٹ کرلے گئے - کئی مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی - جانمازیں وغیرہ جلا دی گئیں - ممبر اور محراب توڑ دئے قرآن کریم کی جلدیں جلائی گئیں - غرض ہر قسم کے مظالم توڑے گئے اور مسلمانوں کے لئے قیامت برپا کر دی گئی ۔

داون گرہ کے مسلمانوں پر مصائب اور آلام کے پہاڑ ٹوٹے اور وہ بیچارے ابھی تک خراب و خستہ جنگلوں اور ویرانوں میں پھر رہے ہیں - مگر ان قسمت کے ماروں کے متعلق رنج و افسوس کے چند آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں - اور مسلمان اخبارات اور مسلمان لیڈر اس طرح خاموش ہیں - کہ گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں اس قسم کا نہیں - بلکہ اس کی نسبت بہت ہی معمولی واقعہ بھی اگر ہندوؤں کے متعلق ہوتا - تو اس وقت تک کئی بڑے بڑے لیڈر وہاں پہنچ چکے ہوتے - ہزاروں روپے امداد کے لئے جمع ہو چکے ہوتے - اخبارات کے ذریعہ اس قدر شور مچایا جاتا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی - اور گورنمنٹ سے مطالبات ہو رہے ہوتے - لیکن داون گرہ میں تباہ و برباد ہونے والے چونکہ مسلمان ہیں - اسلئے نہ مسلمان لیڈروں کو ان کی پرواہ ہے نہ مسلمان اخباران کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں - بعض اخبارات نے جو اپنے سوا کسی کو اسلام کا حامی اور مددگار نہیں سمجھتے - یہاں تک سنگدلی سے کام لیا ہے - کہ روزانہ معمولی سے معمولی اور بازاری گپوں کے ساتھ اپنے طول وطویل صفحے سیاہ کرتے ہوئے - داون گرہ کے مسلمانوں کی تباہی کی خبر بھی شائع نہیں کی تاکہ ان کے ہندو کرم فرما ان سے ناراض نہ ہو جائیں -

ان لوگوں کی جو سیاسی راہ نما بنتے اور مسلمانوں کے حقوق کے محافظ کہلاتے ہیں - یہ نہایت ہی افسوسناک بلکہ شرمناک سہل انگاری ہے - جس کا جلد سے جلد تدارک ہونا چاہئے - اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے - ہندوؤں کو دیکھئے - اگر کسی جگہ کسی ہندو کو کانٹا بھی چبھتا ہے - تو کس طرح بڑے بڑے لیڈر امداد کے لئے دوڑے جاتے ہیں - یہاں تو سینکڑوں مرد و عورت بچے بوڑھے مارے مارے پھر رہے ہیں کیا انکی خبر گیری مسلمانوں کا فرض نہیں ۔

اشارات

عام ہندو تو الگ رہے - آریہ صاحبان نے بھی جو ہندو دھرم کے بہت بڑے رکھشک کہلاتے - اور چھوٹی سے چھوٹی بات کو مذہبی رنگ دیکر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں - نہ صرف "دیو داسیوں کے سسٹم پر بندش" کے قانون کی مخالفت نہیں کی - بلکہ اس کے پاس ہو جانے پر اور اب گورنر جنرل کے منظور کر لینے پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے ہیں ۔

دیو داسی سسٹم کیا ہے - یہ ایک نہایت ہی شرمناک رسم ہے جو مذہب کے نام پر جاری ہے - اور اس کی تفصیلات اتنی گھناؤنی ہیں - کہ ہم ان کا ذکر کر کے ناظرین کرام کے مذاق سلیم کی ہتک نہیں کرنا چاہتے - صرف آریہ اخبار "تیج" کے چند الفاظ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں - جو یہ ہیں :-

"اس رسم سے نوجوان لڑکیاں جو آئندہ اچھی بیویاں اور مائیں بن سکتی ہیں - مہنتوں اور پوجاریوں کی نفس پرستی کا شکار ہو جاتی ہیں"

اس لحاظ سے کہ یہ رسم بد اخلاقی اور بدکرداری کا موجب ہے اس کا انسداد ضروری تھا - اور جن لوگوں کے مذہب سے اس کا تعلق ہے انہیں خوش ہونا چاہیئے - کہ گورنمنٹ انگریزی کے قانون نے ان کی ایک بہت بڑی "مقدس برائی" کو روکنے کے لئے قانون پاس کر دیا - لیکن سوال یہ ہے - وہ ہندو جو ضرورتاً کسی پیپل کی شاخ کاٹنے تک کو اپنے مذہب میں دست اندازی قرار دیتے ہوں - اور اس وجہ سے کئی مقامات پر خونریز فسادات ہو چکے ہوں - کیا "براہین" سے کی اس "پوتر یادگار" کو جسے قائم رکھنے کے لئے راسخ العقیدہ ہندو آج تک جگر کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر قربان کرتے رہے - یوں مٹنے دیں گے

اگر اسے برداشت کیا جا سکتا ہے - اور اپنے ہاتھوں اسے ریزہ ریزہ کرنے کے لئے گورنمنٹ سے قانون پاس کرایا جا سکتا ہے - تو ذبیحہ گاؤ وغیرہ ایسے مسائل میں بھی ذرا وسیع حوصلگی سے کام لینا چاہیئے - خاص کر اس صورت میں جبکہ اس میں ان کا کوئی دخل نہیں ہوتا ۔

آجکل ان لوگوں کو جنہیں ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے اور بدامنی پھیلانے کی وجہ سے گرفتار کیا جا رہا ہے "بھارت ماتا" کے "سچے سپوت" قرار دیا جاتا - اور ان کے لئے تعریف و توصیف کے پل باندھے جاتے ہیں - لیکن ان "بھارت ویروں" کی اخلاقی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے وہ واقعہ پڑھ لینا چاہیئے - جو "ویر بھارت" (۸ جولائی) نے ایک شخص مسٹر سکھ دیو کے متعلق بڑے فخر سے شائع کیا ہے ۔

لکھا ہے :- "مسٹر سکھ دیو نے جو مقدمہ سازش لاہور کے ایک اسیر ہیں - کچھ دن سے سردار بھگت سنگھ اور مسٹر دت کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - پچھلے سوموار ان کی والدہ ان کے ساتھ جیل میں ملاقات کرنے گئیں - آپ نے سکھ دیو کو بھوک ہڑتال بند کرنے کے لئے کہا - مگر اپنی ضد کے پکے اس شیر مرد نے ایسی بات سننے سے بھی انکار کر دیا اور اپنی والدہ سے کہا کہ ماں جی ! اگر آپ کو ایسی نصیحتیں کرنی ہیں - تو مجھ سے ملاقات کرنے آپ یہاں پر تشریف نہ لایا کریں - اس کے بعد ماں کی منت اور رونے پر بھی آپ نے ایک بات تک ان سے نہیں کی"

ممکن ہے ہندو دھرم جو ماں کو اپنی عمر کے ایک حصہ میں بیٹے کے ماتحت رہنے کا حکم دیتا ہے - "شبھ چنتک" بیٹے کی یہی علامت قرار دیتا ہو - کہ وہ ماں کے محبت بھرے الفاظ کو پائے استحقار سے ٹھکرا دے اور اس کے منتیں کرنے اور رونے پر بھی اس کا پتھر دل نرم نہ ہو - لیکن اسلام کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے - اسلام نے ماں باپ کے مقابلہ میں "اف" تک کہنے کی اجازت نہیں دی ۔

لیکن اگر سردار بھگت سنگھ اور مسٹر دت کی حمایت میں بھوکوں مرنا اور اسپر اتنا اصرار کرنا - کہ اس کے مقابلہ میں ماں کی منت و سماجت اور رونے دھونے کی بھی پرواہ نہ کی جائے - بڑا ہی نیک کام ہے - تو سردار بھگت سنگھ اور مسٹر دت کے اور ہمدرد کیوں اس "عملی اظہار ہمدردی" کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - اور "ویر بھارت" سے "شیر مرد" کا خطاب حاصل نہیں کر لیتے یا باقی سب کے سب صرف زبانی ہمدردی کرنیوالے ہی ہیں ۔

اگر تمام کے تمام وہ لوگ جو بھگت سنگھ اور دت سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں - بھوک ہڑتال شروع کر دیں - اور اس وقت تک ایک کھیل بھی منہ میں نہ جانے دیں - جب تک انگریز سر پر پاؤں رکھ کر ہندوستان سے بھاگ نہ جائیں - تو چند دن کے اندر اندر بد نصیب ہندوستان کی قسمت جاگ سکتی ہے - ذرا خیال تو کیجئے - جیل خانوں میں بھگت سنگھ - دت - سکھ دیو وغیرہ چند سورماؤں کی بھوک ہڑتال کرنے کی وجہ سے حکومت کا کس قدر خون خشک ہو رہا ہے - اور ان لوگوں کی منت و سماجت کرنے ان کے آگے ناک رگڑنے اور انکی خدمت کرنے کے لئے کتنے آدمی مقرر کر رکھے ہیں - اگر سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان بھوک ہڑتال کر کے اپنے اپنے گھروں میں پڑ رہیں تو گورنمنٹ اس قدر پریشان ہو جائے کہ سوائے ہندوستان کو ہندوستانیوں کے حوالے کر دینے کے اس کے لئے کوئی چارہ نہ رہے ،

لیکن اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو - اور گورنمنٹ ایسی سنگدل نکلے کہ لاکھوں آدمیوں کے ایڑیاں رگڑنے کا اس پر کوئی اثر نہ ہو - تو پھر یہ کیا کم کامیابی ہے کہ

الہامی سوانح آنحضرت صلعم

(از حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

"جب یہ آئتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں - پلید ہیں شرالبریہ ہیں - سفہا ہیں - اور ذریت شیطان ہیں - انکے معبود وقود النار حصب جہنم ہیں - تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا - کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے - اور قریب ہے - کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی - تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا - اور ان کے بزرگوں کو شر البریہ کہا - اور ان کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا - اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا - میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں - کہ اپنی زبان کو تھام - اور دشنام دہی سے باز آجا - ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں کہا - کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے - بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے - اور یہی تو کام ہے - جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں - اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے - تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں - میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے - میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے نہیں رک سکتا - اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے اپنی پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا - بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں - میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکونگا - مجھے اپنے مولا کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں - بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں - کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں - یہ خوف کی جگہ نہیں - بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے - کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے - اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی - اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھکر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے - اور کہا - کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا - تو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے - جا اپنے کام میں لگا رہ - جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت میں ہے میں تیرا ساتھ دوں گا"

اس الہامی عبارت سے ابو طالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے - لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے - کہ یہ ہمدردی انوار نبوت و آثار استقامت دیکھکر پیدا ہوئی تھی - ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو چالیس برس ہے - بے کسی اور پریشانی اور یتیمی میں بسر کیا تھا - کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا - یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغر سنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا - اور اس بیکسی اور غریبی کی حالت میں اس سید الانام نے شیر خوارگی کے دن پورے کئے - اور جب کچھ سن تمیز پر پہنچا تو یتیم اور بیکس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا - ان بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اس مخدوم العالمین کے سپرد کی - اور اس تنگی کے دنوں میں بجز ادنیٰ قسم کے اناجوں یا بکریوں کے دودھ کے اور کوئی غذا نہ تھی - جب سن بلوغ پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے لئے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرتؐ کے اول درجہ کے حسن و جمال کے کچھ فکر نہیں کی - بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی - یہ نہائت تعجب کا مقام ہے - کہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس جیسے موجود تھے - اور بالخصوص ابو طالب رئیس مکہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے - اور دنیوی جاہ و حشمت و دولت و مقدرت بہت کچھ رکھتے تھے - مگر باوجود ان لوگوں کی ایسی امیرانہ حالت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ایام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے سامانی سے گذرے - یہانتک کہ جنگلی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی - اور اس دردناک حالت کو دیکھکر کسی کے آنسو جاری نہیں ہوئے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال تک نہیں آیا - کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں - شادی وغیرہ امور ضروریہ کے لئے کچھ فکر کریں - حالانکہ ان کے گھر میں اور ان کے دوسرے اقارب میں بھی لڑکیاں تھیں - سو اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سرد مہری ان لوگوں سے کیوں ظہور میں آئی - اس کا واقعی جواب یہی ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا - کہ ایک لڑکا یتیم ہے - جس کا باپ نہ ماں ہے بے سامان ہے جس کے پاس کسی قسم کی جمعیت نہیں - نادار ہے - جس کے ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں - ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اس کو اپنا داماد بنانا گویا اپنی لڑکی کو تباہی میں ڈالنا ہے - مگر اس بات کی خبر نہیں تھی - کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے - جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں دی جائیں گی ❊

آنحضرتؐ کی اولاد

حضرت خدیجہ سے آنحضرتؐ کے دو بیٹے پیدا ہوئے تھے بڑے کا نام قاسم تھا - اس لئے آنحضرتؐ کو ابو القاسم بھی کہتے ہیں چھوٹے کا نام عبد اللہ تھا - انہی دونوں کو طیب اور طاہر بھی کہا کرتے تھے یہ دو نو چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے - قاسم ۲-۳ سال کے ہو کر فوت ہوئے - اونٹ اور گھوڑے پر سوار ہو لیتے تھے - جب آپ کے لڑکے فوت ہو گئے - تو کافروں نے کہا - کہ محمدؐ تو ابتر ہو گئے - یعنی بے اولاد ہیں - اور انکا نام لیوا کوئی نہیں رہا - اس پر اللہ تعالےٰ نے قرآن میں سورہ کوثر نازل فرمائی اور کہا - کہ اے محمدؐ ہم نے تجھے بے شمار اولاد دی ہے - چنانچہ دیکھ لو - ہر مسلمان آنحضرتؐ کا بیٹا ہے - اور سب ان کا نام سگے بیٹوں سے زیادہ عزت سے لیتے ہیں اور آپ پر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں - اللھم صل علی محمد و علی آل محمد ❊ آنحضرت صلعم کی آخری عمر میں حضرت ماریہ کے پیٹ سے آپ کے ایک تیسرے بیٹے پیدا ہوئے تھے - آپ کا نام ابراہیم تھا - وہ بھی بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے - ابھی دودھ ہی پیتے تھے - آپ کی چار لڑکیاں بھی تھیں - دو تو حضرت عثمانؓ کے ساتھ یکے بعد دیگرے بیاہی گئیں - اور ایک حضرت ابو العاص کے ساتھ - حضرت عثمانؓ کی بیویوں کے نام رقیہؓ اور ام کلثومؓ تھے حضرت ابو العاص کی زوجہ کا نام زینبؓ تھا - ان سب نے آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی وفات پائی - چوتھی کا نام فاطمہؓ تھا وہ حضرت علیؓ سے بیاہی گئی تھیں - اور آپؐ کی وفات کے وقت زندہ تھیں اور اس واقعہ کے ۶ ماہ بعد انتقال فرمایا ❊

آنحضرتؐ کے اخلاق

حضرت انس کہتے ہیں - کہ آنحضرتؐ کبھی گالی نہ دیتے تھے - نہ کوئی فحش یا بے حیائی کی بات کہتے تھے - نہ کسی پر لعنت کرتے تھے - جب کسی پر بہت خفا ہوتے تو فرماتے تھے - کہ اس کی پیشانی پر مٹی لگے - یہ کیسا آدمی ہے ❊

ایسا کبھی نہیں ہوا - کہ کسی نے آنحضرتؐ سے کوئی چیز مانگی ہو - اور وہ آپ کے پاس موجود ہو - اور آپ نے انکار کر دیا ہو -

حضرت انس آپؐ کی خدمت میں دس برس رہے - وہ کہتے ہیں کہ کبھی آنحضرتؐ نے مجھ کو اُف تک نہیں کہا - اور نہ کبھی فرمایا - کہ تم نے یہ کام کیوں کیا - یا یہ کام کیوں نہیں کیا -

بہادر وہ ہے جو اپنے نفس کو پچھاڑے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا - کہ زبردست وہ نہیں - جو کشتی میں اپنے مقابل کو پٹخ دے - بلکہ زبردست وہ ہے - جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے ❊

کامیابی

حضرت امامِ جماعت احمدیہ کا ایک مختصر مضمون

دہلی سے خواجہ حسن نظامی صاحب کے زیر انتظام ایک نیا رسالہ "کامیابی" کے نام سے جاری ہوُا ہے جسکی غرض ایک تجارتی کمپنی کو کامیاب بنانے اور مسلمانوں میں تجارتی کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش کرنا ہے۔ چونکہ اس پہلو سے مسلمان روز بروز گر رہے ہیں اس لئے وہ بہر امداد کے محتاج ہیں۔ اور ہمیں امید ہے اگر رسالہ کامیابی مستقل طور پر جاری رہا۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں اس نے کوتاہی نہ کی۔ تو بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس کے پہلے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جسے ہم درج ذیل کرتے ہیں؛

کامیابی ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنوں سے عام طور پر ہمارے اہل ملک ناواقف ہیں۔ اور یہی وجہ ہماری ناکامیوں کی ہے۔ ہمارے ملک میں کامیابی نام ہے روپیہ کا۔ کامیابی نام ہے اچھے کپڑے پہننے کا۔ اور اچھے کھانے کھانے کا۔ کامیابی نام ہے لوگوں پر تسلط پانے اور حکومت کرنے کا۔ مگر حق یہ ہے کہ اس سے زیادہ غلط مفہوم کامیابی کا نہیں ہو سکتا۔ جن چیزوں کو ہم کامیابی قرار دیتے ہیں۔ انھیں کو اپنا کام (یعنی مقصد) بنا لینا کامیابی کے راستہ میں روک ہوُا کرتا ہے۔ یہ چیزیں خود کامیابی نہیں بلکہ بعض دفعہ کامیابی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگ پوچھ بیٹھا کرتے ہیں۔ کہ حضرت امام حسینؓ کیوں ناکام ہوئے اور یزید کیوں کامیاب ہوُا۔ حالانکہ اگر غور کرتے تو یزید باوجود مال و دولت اور جاہ و حشم کے ناکام رہا۔ اور حضرت امام حسینؓ باوجود شہادت کے کامیاب رہے۔ کیونکہ ان کا مقصد حکومت نہیں بلکہ حقوق العباد کی حفاظت تھا۔ تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ مگر وہ اصول جسکی تائید میں حضرت امام حسینؓ کھڑے ہوئے تھے۔ یعنی انتخاب خلافت کا حق اہل ملک کو ہے۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہو سکتا۔ آج بھی ویسا ہی مقدس ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ بلکہ انکی شہادت نے اس حق کو اور بھی نمایاں کر دیا ہے۔ پس کامیاب حضرت امام حسینؓ ہوئے نہ کہ یزید؛

قرآن کریم نے نہایت مختصر الفاظ میں کامیابی کا گر بتایا ہے اور میں اس کیطرف ناظرین کامیابی کو توجہ دلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنّٰت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا۔ ذالک الفوز العظیم" (توبہ رکوع ۱۳) یعنی وہ لوگ جو دوسروں سے آگے نکلنے اور اوّل رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی ہر ایک چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ یا ایسے لوگوں کے مدد اور معاون ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو مذکورہ بالا جماعت کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اور اسی نے ان لوگوں کیلئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جنکے اندر نہریں چلتی ہیں اور وہ ان میں بستے چلے جائینگے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے؛

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اصل کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ آرام اور آسائش کے سامان اسکے نتیجہ میں ملتے ہیں خود مقصود بالذات نہیں ہوتے اور نیز یہ بتایا گیا ہے کہ کامیابی کا گر یہ ہے کہ کوئی قوم ان مقاصد عالیہ کے حصول کیلئے جو قربانی چاہتے ہیں اور جنکا فائدہ بادی النظر میں انسان کی اپنی ذات کو نہیں بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے۔ دوسری اقوام سے آگے بڑھنے اور اول رہنے کی کوشش کرے یہی وہ گر ہے جسے ہماری قوم نے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور یہی وہ گر ہے جس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے ہمارے اندر دولتمند بھی ہیں اور صاحب جائداد بھی لیکن باوجود اسکے ہم کامیاب نہیں۔ اس لئے کہ ہماری قوم اور ہمارے اہل ملک کی کوششیں اپنے نفس کی عزت اور اپنے آرام کے حصول کیلئے خرچ ہوتی ہیں لیکن کامیابی کا گر یہ ہے کہ قوم سب کی سب مہاجر ہو جائے یعنی اپنے نفس کو بھلا کر ان کاموں میں لگ جائے جو بنی نوع انسان کی مجموعی ترقی کا موجب ہوں یا انصار بنجائے یعنی ایسے لوگوں کی مددگار اور معاون ہو حتیٰ کہ دنیا کا ہر ایک ملک اپنے گرد و پیش ایسے سامان دیکھے جنکے بغیر اس کا گزارہ مشکل تھا۔ اور جن کا حصول اسی قوم کی شدید قربانیوں کے بغیر ناممکن تھا یہ قوم کامیاب ہوتی ہے اور اس کا ذکر خیر دنیا سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے برادران وطن اسی صداقت کو سمجھ کر اس کیطرف پوری توجہ کرینگے۔ خالی نقل سے وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے جبتک کہ وہ بعض علوم و فنون میں سابقون الاولون ہونیکی کوشش نہیں کرینگے اور دوسری اقوام کو اپنے پیچھے چلانے میں کامیاب ہونگے وہ ہمیشہ دوسرں کا منہ دیکھتے رہینگے لیکن کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری بقا کا سامان ہمیں بیدار کر دیں۔ کیا ہماری ہستی کیلئے کوئی اور قعر مذلت باقی ہے جس تک گرنا ہمارے لئے ضروری ہے کیا ہم بچپن کے زمانہ سے نکل کر شباب نہیں بلکہ پیری کا زمانہ ہی دیکھیں گے اور پھر نابالغ بنے رہینگے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو بلکہ خدا کرے کہ ہماری قوم بیدار ہو کر مہاجر و انصار کا رنگ کھاتی ہوئی دنیا کے ترقی کے میدان میں سابقون الاولون کے دوش بدوش کھڑی ہو اور ہر ایک قربانی عارضی نہیں بلکہ مستقل اسپر آسان ہو اور وہ کامیابی کے میدان میں ایک ایسی پائدار یادگار چھوڑے جس کے نقش مرور زمانہ سے بھی نہ مٹ سکیں۔ آمین اللھم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین؛

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۳۰ جون سنہ ۲۹ء)

تبلیغ یاڑی پور وغیرہ مواضعات کے احمدی دوست حضور کی زیارت کیلئے تشریف لائے۔ حضور نے ان لوگوں سے اس علاقہ کی جماعتوں کے حالات دریافت فرمائے۔ کہ کتنی کتنی بڑی جماعتیں ہیں۔ اور یہ کہ تبلیغ ہوتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ جماعتیں تو بڑی بڑی ہیں۔ مگر تبلیغ کرنے والا کوئی نہیں؛

حضور نے فرمایا۔ آسنور، پیچ براڑہ وغیرہ علاقہ سے تو تعلیم دین کیلئے قادیان لڑکے گئے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ سے بھی جانے چاہئیں۔ کیونکہ یہی لوگ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جو مستقل یہاں رہینگے۔ جلدی جلدی تو مرکز سے مبلغ نہیں پہنچ سکتا

جہاد ایک صاحب جو کرنا ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ کل ہی ایک مولوی صاحب نے احمدیت کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ اور باتیں تو ہوئیں۔ جہاد کی ممانعت کا جو مسئلہ نکالا ہے۔ یہ درست نہیں فرمایا۔ ان معترضین پر تعجب ہے۔ کہ باوجود جہاد کے قائل ہونیکے پھر جہاد نہیں کرتے۔ اعتراض تو کر دیتے ہیں۔ مگر کبھی تلوار لیکر کفار کو مارنے کیلئے نہیں نکلتے۔ اور اس طرح گنہگار ہوتے ہیں۔ ہم لوگ تو جہاد کے اس رنگ میں قائل نہیں۔ اس لئے ہم گنہگار نہیں۔ قرآن کریم میں دو قسم کے جہاد کا ذکر ہے۔ جانی اور مالی۔ معترضین جانی جہاد باوجود قائل ہونے کے نہیں کرتے۔ باقی مالی جہاد جو اس زمانہ میں ضروری ہے وہ ہم کرتے ہیں۔ وہ نہیں کرتے۔ پس اعتراض ان پر ہے۔ نہ ہم پر۔ ایسے معترضین کو صرف اعتراض کر دینے سے کام ہے عمل میں کچھ نہیں لاتے۔ دیکھ لو۔ جہاد کا اعتراض کریں گے۔ مگر کبھی کفار کے قتل کے لئے خود نہیں نکلیں گے۔ پچھلے دنوں لوگوں کو تو ہجرت کا وعظ سناتے رہے۔ مگر خود اس طرف کا رخ نہ کیا؛

(۴ جولائی سنہ ۲۹ء)

حضرت صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے ہفتہ عشرہ میں اچھی رہی۔ لیکن چند روز سے کسی قدر حرارت اور انتڑیوں میں تکلیف ہو گئی ہے۔ اور کل کچھ کھانسی کی شکایت بھی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت میں ترقی عطا فرمائے۔ باقی سب اہل قافلہ خدا کے فضل اور رحم سے اچھے ہیں۔

بیعت مندرجہ ذیل اشخاص نے بیعت کی:۔

(۱) غلام محمد خان صاحب ولد یار محمد خان صاحب یاڑی پور ضلع اننت ناگ؛

(۲) عبدالرحمٰن خان ولد یار محمد خان صاحب یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ

(۳) یار محمد خان صاحب ٹیٹوال ضلع مظفر آباد؛

(خاکسار قمرالدین انچارج ڈاک)

آہ! حافظ روشن علیؓ صاحب مرحوم

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

(رقم زدہ مغموم و محزون نیّر)

معذرت

میں بعض وجوہات سے اخبارات کے ذریعہ جماعت کے سامنے ایک عرصہ سے نہیں آیا۔ مگر آج نم آنکھیں محزون دل مجبور کر رہے ہیں کہ اُس دن سے پہلے کہ نیّر کی روشنی بھی روشن علی کی ضیا کی طرح نظروں سے غائب ہو خلوت سے باہر آؤں اور جو کچھ آنکھیں دیکھتی۔ کان سُنتے یادداشت محفوظ رکھا کرتی ہے۔ اُسے زمانہ گذشتہ کے متعلق ہو یا حال کا مشاہدہ مختصر ہو یا مفصل۔ حوالہ قلم کر کے احباب کو پہنچا دوں ؏

پہلی ملاقات

یوں تو میں حافظ صاحب کو برسوں سے جانتا رہا ہوں۔ اور آپ سے قریباً دو درجن سال پہلے کا تعارف تھا۔ مگر سنہ ۱۹۱۸ء کے یہی ایام تھے کہ میں قادیان سے بمبئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں حاضر ہو کر ڈاک کا کام جو میں ان دنوں کرتا تھا سنبھالنے کے لئے آیا۔ مگر حضرت تو تشریف لے جا چکے تھے۔ صرف حافظ صاحب ہیمن بلڈنگ کے احمدیہ مہمانخانہ میں موجود تھے۔ آپکی صحبت میں ارادہ کر چند روز فیض حاصل کرنے کا موقع ملا انہی دنوں حضرت حافظ صاحب کے ایک پبلک لکچر کا اعلان ہوا۔ مگر عین تقریر کے وقت حافظ صاحب کو بخار ہو گیا۔ اور آپکی جگہ میں نے تقریر کی۔ مرحوم نے مجھے نوٹ لکھا دیئے اور میں نے تقریر کردی۔ جو آپکو پسند آئی۔ اور اس کے بعد ہم دونو حیدر آباد آئے جہاں سے حافظ صاحب رخصت ہو کر دارالامان چلے گئے۔ اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ پہلا صحیح تعارف تھا ؏

آخری ملاقات

گذشتہ سالانہ جلسہ پر حضرت حافظ صاحب مرحوم و مغفور کیلئے "ذکر حبیب" کے مضمون پر تقریر مقرر ہوئی تھی۔ مگر ناسازی طبیعت کے باعث آپ تقریر نہ فرما سکے۔ اور منتظمان جلسہ نے یہ مضمون مجھے دیا۔ حضرت مرحوم سے جب میں نے ذکر کیا۔ اور ان سے مضمون پر اشارات لینے کے لئے گیا تو فرمایا روشن علی اور نیّر میں معنوی اشتراکت ہے اس لئے میرا مضمون آپکے ہی سپرد ہونا ضروری تھا۔ حافظ صاحب سے اُنکی صحت میں یہ آخری ملاقات تھی اور عجیب آسمانی انتظام ہے کہ جس طرح دکن میں پہلی ملاقات ہوئی اسی طرح حیدرآباد دکن میں ہی اُنکی موت کی آخری خبر موصول ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور میں جب تک دکن میں رہونگا۔ اور دکن سے دارالامان جاؤنگا تو زندگی کے ان آخری ایام میں انکی مشارکت کے باعث ۱۹۲۸ء کے جلسہ سالانہ کا پروگرام "ذکر حبیب" کا محرک ہونا رہے گا ؏

صوفی روشن علی ولایت میں

خدا نے مجھے حافظ صاحب کے ساتھ تبلیغی سفروں میں جانے کا بھی موقعہ دیا۔ آخری سفر جو ہم نے کیا وہ جموں کا تھا۔ لیکن ہندوستان سے زیادہ قابل تذکرہ ملاقات لنڈن ہے۔ کانفرنس مذاہب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے علاوہ مولانا مرحوم کا بھی مضمون تھا۔ آپ نے صوفی مذہب پر تقریر کی۔ مولانا کی آمد کی خبر سُنکر اور منتظمان کانفرنس کے ارادہ کو مدنظر رکھ کر میں نے حافظ صاحب مرحوم کا نام اُنکے خاندانی صوفی پیر ہونیکے سبب اُنکی امتیازی خصوصیات کا ذکر کر کے پیش کر دیا۔ جو سر آرنلڈ اور دوسرے مستشرقین نے پسند کیا۔ اور دوسرے مقرر کا نام نکالکر حضرت حافظ صاحب کا نام رکھ دیا۔ کانفرنس نے آپکے مضمون۔ آپکی تلاوت قرآن۔ اور مثنوی کے پڑھنے کو نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اور مشرق کے ممتاز سبز عمامہ پوش لوگوں میں صوفی روشن علی کانفرنس والوں کی آنکھ میں خاص توجہ سے دیکھے گئے ؏

پیارے حافظ صاحب! آہ وہ شریلی آواز جس نے امپریل انسٹی ٹیوٹ لنڈن کے مرکزی ہال میں حاضرین کو محظوظ کیا۔ اب اس دُنیا کے فانی میں سُنائی نہیں دیگی۔ مگر آپ سے محبت رکھنے والوں کو یاد ہے کہ آپ نے مثنوی سے پڑھا تھا ؎

بشنو از نے چوں حکایت مے کند
از جدائی ہا شکایت مے کند

پیارے اتم کو مبارک ہو کہ جدائی ختم ہو کر وصال ہو گیا ؎

مدت سے امیر اُنکے ملنے کی تمنا تھی
آج اُس نے بُلایا ہے لینے کو قضا آئی

میرا انسائیکلوپیڈیا کھویا گیا

گو خدا نے سٹیج پر تقریر کرتے وقت۔ خواہ وہ انگریزی میں سٹریچی ہال علیگڑھ یونیورسٹی میں ہو یا اردو میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ہو مجھے ہمیشہ ستاری سے عزت بخشی ہے مگر اپنے مبلغ علم کو جانتا ہوں ہر بڑی تقریر کے مضمون کے اشارات کا بیشتر حصہ حضرت حافظ صاحب مرحوم لکھاتے تھے۔ اور میں نہایت اطمینان سے زیادہ مطالعہ کئے بغیر تقریر سے پہلے مرحوم کے پاس جاتا اور کہتا کہ آج میں ~~[illegible]~~

متحرک دائرۃ المعارف اسلام — of Islam

کے مطالعہ کیلئے آیا ہوں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس سے بھی کم وقت صرف کر کے جو برٹش میوزیم لائبریری لنڈن میں محض کتاب لینے کی اجازت حاصل کرنے میں خرچ ہوتا تھا۔ علم کے زندہ خزانہ سے ضرورت کے مطابق دولت معلومات لیکر شاداں و فرحاں واپس ہوتا تھا ؏

آہ! میرا متحرک انسائیکلوپیڈیا کھویا گیا۔ اب کوئی بھی ایک آدمی مضمون مقررہ پر فوراً آیات۔ احادیث۔ تصوف۔ روایات مسلمہ کے زبانی حوالہ جات نہ دے سکیگا ؏

الٰہی بہت بڑا نقصان ہے تو تلافی کر نعم البدل دے

اسلام کا نقصان

میں نے جو کچھ اپنی ذات کی نسبت کہا ہے میں سمجھتا ہوں جماعت احمدیہ کے اکثر جدید مبلغین کے متعلق بھی صحیح ہو گا۔ حافظ صاحب کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ کا نہ تلافی ہونیوالا نقصان ہوا ہے اور خلافت ثانی کا مولانا عبدالکریم ثانی ہم سے جدا ہوا ہے بلکہ دنیا کے اسلام میں چونکہ حافظ صاحب کی سی جامع صفات رکھنے والا دوسرا آدمی نہ موجود تھا اور نہ ہے اس لئے کُل اسلامی دنیا کا نقصان ہوا ہے جس کا احساس متعصب ہندوستانی کو نہ ہو مگر ممالک اسلامیہ کے جن علما اور عوام نے حضرت مرحوم کو اُنکے دوران سفر شام و مصر میں دیکھا تھا۔ وہ اس کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتے ؏

نئے علما سے خطاب

نئے علما میں سے گو قریباً سب مدرسہ احمدیہ کا انگریزی پڑھانے والا سابق مدرس سمجھ کر میرا ادب کرتے ہیں لیکن مجھے زیادہ تعارف عزیزان مولوی ابوالعطاء اللہ دتا۔ اور مولوی غلام احمد مجاہد اور مولوی عبدالصمد مالاباری سے ہے اس لئے میں انکو اور دوسرے تمام عزیزوں کو مخاطب کر کے کہونگا۔ کہ علمائے دین کے بغیر سقف احمدیت بلا شہتیر ہے پس آپ میں سے ہر ایک شہتیر بنے اور بہت سی خوبیوں والے مرحوم و مغفور کی یادگار ہو۔ اللہ اس مصیبت میں ہمارا سہارا ہو ؏

حضرت مولانا نورالدینؓ کی یادگار

مجھے حضرت خلیفہ اول کا عام فیض یاد ہے اور سب کو معلوم ہے کہ حضرت مرحوم کے شجر فیض کو کتنے ثمر لگے۔ میں دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ حضرت خلیفہ اول کی ایک خاص یادگار دُنیا میں نورِ قرآن سے فیض یافتہ حافظ القرآن حضرت مولانا روشن علی (مرحوم) ہیں۔ اور دوم نورالدین اعظم کی عاقبت محمود کی شہادت حضرت خلیفہ ثانی تخت جگر مسیح پاک ہیں۔ اللہ انکو ہر صدمہ و بلا سے محفوظ رکھے اور ہر مقصد میں کامیاب کرے اور خدا کے وعدے جلد پورے ہوں۔ آمین

میرے مولا! ایسا کر اولوالعزم محمود کی جس فاتحانہ پیش قدمی کا آغاز روشن علی نے سرزمین دکن میں کیا تھا اُسے نیّر کے ہاتھ پر فتح و نصرت کے ساتھ تکمیل تک پہنچا۔ آمین ثم آمین ثم آمین ؏

حافظ صاحب مرحوم کی تاریخ وفات

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے شاعر جناب سید حسین صاحب ذوقی نے خدا کی محبت اور حیلک کے جذبات کی یادگار میں حضرت مرحوم کی تاریخ وفات حسب ذیل رباعی میں لکھی ہے ؎

گفتا ذوقی ایں تاریخ | نیک صفاتش مرد سعید
اندر دنیا در خلد بریں | حافظ روشن علی رسید

۱۳۴۸

اقتباسات

بانی اسلام کی سیرت پر لیکچروں کی تحریک

ہمیں وہ وجوہات معلوم ہیں - جن سے متاثر ہو کر اہل قادیان نے گذشتہ سال ۱۷ جون کو حضرت محمدؐ صاحب کے اوصاف بیان کرنے کی غرض سے تمام ہندوستان میں جلسے منعقد کئے - ہمیں یہ بھی معلوم ہے - کہ ان جلسوں کو گذشتہ سال دیگر مسلم بھائی شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے - مگر اس سال جو جلسہ ۲ جون کو کمپنی باغ میں ہوا - وہ ہر پہلو میں ایک کامیاب جلسہ تھا - اس میں شریک اصحاب میں سے خان بہادر شیخ شاہ نواز سپرنٹنڈنٹ جیل - قاضی نظیر احمد صاحب خانصاحب شیخ محمد اسمٰعیل اور راجہ لال خان صاحب انچارج پولیس شہر کے نام نامی قابل ذکر ہیں -

حضرت صاحب کی زندگی پر مسلمانوں نے تو تقاریر کرنی ہی تھیں مگر گیانی شیر سنگھ صاحب کا حضرت کی زندگی کو نہائت خوبصورت اور سادہ الفاظ میں پبلک کے آگے پیش کرنا ان کے فن تقریر کا کمال تھا آپ کی تقریر کو حاضرین نے نہائت پسند کیا - اگر مسلم صاحبان آئندہ بھی جلسوں پر اسی طرح مباحثوں کی بجائے حضرت کی زندگی پر اہل ہنود سے لیکچر دلوائیں - اور ہندو بزرگوں کی یاد میں اگر مسلم بھائی بھی اسی طرح اپنی عقیدت کے پھول پیش کریں - تو جہاں ملک سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سے دشمنی - برے جذبات اُڑ جائیں وہاں آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ایک سبق پیش ہو کر دیگر مذاہب کی عزت ایک شہری کا سب سے بڑا فرض ہے - ہم منتظمان جلسہ اور قاضی نظیر احمد صاحب کو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے مبارکباد کہتے ہیں ۞ (منصف ۱۴ جون راولپنڈی)

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

"الفضل" (قادیان) اس جماعت کا آرگن ہے - جو اپنے طریق پر اور اپنے عقیدہ کے مطابق اسلام کی بہترین خدمت انجام دے رہی ہے اور ہماری رائے ہے - کہ اس کا "خاتم النبیین نمبر" اس جماعت کے جوش مذہبی کا بہترین مظہر ہے - منقش و مصور سرورق کے اندر حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فضائل و مناقب حضائل کی داستان سے ۱۴۴ بڑے صفحات جو مختلف ممتاز مسلمان مردوں اور عورتوں کے علاوہ انصاف پسند غیر مسلموں کے مضامین نظم و نثر پر مشتمل ہیں - کارکنوں کی محنت شاقہ کی شہادت دیتے ہیں - یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے - کہ ان تمام مضامین میں مخصوص احمدی عقائد کی کوئی جھلک نہیں پائی جاتی - قیمت فی پرچہ پانچ آنے - ملنے کا پتہ - مینجر "الفضل" قادیان - پنجاب ۞ (مسلم راجپوت امرتسر ۵ جون)

۲ جون کے جلسے

جماعت احمدیہ نے ۲ جون کا دن مقرر کر کے مسلموں اور غیر مسلموں کو مدعو کیا ہے - تاکہ ان کو پیغمبر صاحب کی ذات اور ان کے کام کے متعلق واقفیت کرائی جائے - اور اس کے ذریعہ ہندو مسلم تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کیجائے - ہم کو ایسے پروگرام سے ہمدردی اور دلچسپی ہے - ہم چاہتے ہیں - کہ ایسے وسائل اختیار کئے جائیں - کہ دونوں ہمسایہ قوموں میں بہترین تعلقات پیدا ہوں - اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے - کہ وہ ایک دوسرے کے پیغمبروں کے کام کو معلوم کریں اور صدیوں کی نامل ورتن کو دور کریں نامل ورتن کا تجربہ پرانا ہے - اور ۱۲ صدی کیا گیا ہے - اب مناسب ہے کہ مل ورتن کا تجربہ کیا جائے - اور اس کا آغاز اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ دونوں مذاہب کے مشترکہ جلسے کئے جائیں - اور ایک دوسرے کے متعلق واقفیت حاصل کی جائے ہم کو یقین ہے - کہ اگر نیک نیتی سے یہ کام کیا گیا - تو ملک کے امن اور ترقی کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا ۞

(اردو ٹرانسلیشن سدھارک ۸ جون لاہور)

ہندو مسلم اتحاد

اس وقت اس بدقسمت ملک میں سب سے بڑی ضرورت ہندو مسلم اتحاد کی ہے - اور اغلباً یہ نہائت ہی کٹھن کام ہے - صدیوں کی تعصب کی آگ اس قدر جم گئی ہے - کہ بعض لوگ تو اس قسم کی تجاویز کو سننے کے واسطے بھی تیار نہیں - مگر بارہ صدیوں کی نامل ورتن نے جو ہندیوں کو ذلت دکھائی ہے - وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں - اور اب مل ورتن کی لہر پیدا کرنیکی ضرورت ہے - ہم چاہتے تھے - کہ اس کا آغاز ہمارے مسلم بھائیوں کی طرف سے ہو - اور ہمیں یہ نوٹ کرنے میں خوشی ہے - کہ انہوں نے اس کا آغاز کر دیا ہے - اور وہ مسلمانوں کو بتلا رہے ہیں - کہ پیغمبر صاحب نے یہ تعلیم کہیں نہیں دی - کہ ہندوؤں کے مندر مسمار کرو یا بت توڑو - یا گالیاں نکالو - اور جبر و اکراہ سے کام لو - پنجاب کی احمدیہ جماعت اس میں لیڈنگ حصہ لے رہی ہے - اور اگر ان کی محنت پھل لائی - تو وہ ایک عظیم کامیابی کے مستحق ہونگے اور ہندوستان کے سوتے ہوئے بھاگ کو جگانے کا سہرا لینے کے مستحق ہوں گے - وہ تحریر اور تقریر سے ایسا کرنے لگ گئے ہیں ۞

(اردو ٹرانسلیشن سدھارک ۸ جون لاہور)

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

جماعت احمدیہ کی تحریک سے ۲ جون ۱۹۲۹ء کو جہاں رسول کریم صلعم کی سیرت پر ہندوستان کے طول و عرض میں جلسے ہوئے - وہاں اسی تقریب پر "اخبار الفضل" قادیان نے ایک خاص پرچہ خاتم النبیین نمبر کے نام سے شائع کیا - جو سرور دو عالم کی ذات والاصفات پر اعلےٰ پایہ کے ہندو مسلم اہل قلم اصحاب اور خواتین کے مضامین نظم و نثر کا نہائت دلکش مجموعہ ہے تمام کے تمام مضامین اصل موضوع پر ہیں - اور نہائت فکر اور کاوش سے لکھے گئے ہیں - غیر مسلم اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق نہائت اعلےٰ الفاظ میں اظہار عقیدت کرتے ہوئے کھلے دل سے آپ کی صفات حسنہ کا اعتراف کیا ہے -

خواتین کے مضامین خاص طور پر بہت مؤثر اور قابل تعریف ہیں - اعلیٰ پایہ کے شعراء کی نظمیں بھی درج کی گئی ہیں - غرض پرچہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے - اور اسے کامیابی بھی اس قدر ہوئی ہے - جو شائد ہی کسی اردو اخبار کے خاص نمبر کو ہوئی ہو -

خدا کے فضل و کرم سے سولہ ۱۶ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے - ہم اپنے ناظرین سے خواہش کرتے ہیں - کہ وہ اس پرچہ کا ضرور مطالعہ کریں - جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق نہائت مستند معلومات کا بے مثال ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے -

یہ پرچہ ظاہری لحاظ سے بھی بہت ہی خوبصورت ہے - اور بڑے سائز کے ۷۲ صفحات کا حجم رکھتا ہے - قیمت صرف ۵ ر معہ محصول ڈاک - مینجر صاحب "الفضل" قادیان سے طلب فرمائیں ۞ (دور جدید ۲۳ جون لاہور)

خاتم النبیین نمبر

اخبار الفضل قادیان ہمارے دفتر میں برابر آرہا ہے - جسکو ہمیشہ ہم اور ہمارے بعض احباب اکثر اسلئے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں - کہ اسکے فاضل ایڈیٹر کے مضامین اکثر بہت ہی دلچسپ ہوتے ہیں - لیکن دوسرا سال گذرا ہے امام جماعت احمدیہ قادیان کی تحریک سے ہندوستان کے طول و عرض میں جلسے منعقد ہو کر سرور دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر کامیاب لیکچر ہو رہے ہیں - اس سے انکار کرنا ہمارے خیال میں ایمانداری نہیں ہے - کہ امام جماعت احمدیہ نے موجودہ زمانے کی ضروریات کے مطابق انڈیا میں یہ ایک ایسی تحریک شروع کی ہے - جس سے اتفاق اور اتحاد - رواداری اور خوش اخلاقی کی امیدیں علاوہ مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے افراد میں نظر آرہی ہیں - اسی سلسلہ میں اخبار "الفضل" قادیان کا خاتم النبیین نمبر ۳۱ مئی ۱۹۲۹ء کو شائع ہوا ہے - جس میں ۳۰ مضامین قابل قدر حضرات کے سیرت رسول اللہ صلعم پر مردوں کے اور ۱۴ مضامین خواتین کے ۱۷ نظمیں نامی شعراء کی ہیں - جن کو دیکھکر دل کو مسرت اور تازگی ہوتی ہے - ہم امید کرتے ہیں - ناظرین اس نمبر کو ضرور پڑھینگے معلوم ہوا ہے - کہ یہ نمبر ۱۶ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے - جو خاص دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - قیمت فی پرچہ ۵ ر دفتر اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور۔

([illegible])

فہرست نومبایعین

۴۶۳ رحمت علی صاحب ضلع جالندھر
۴۶۴ ہمشیرہ محمد شفیع صاحب لاہور
۴۶۵ سید عبدالرسول صاحب شیخوپورہ(?)
۴۶۶ فضل محمد صاحب ضلع منٹگمری
۴۶۷ ممتاز علی صاحب قصور
۴۶۸ محمود حسن صاحب - ضلع میرٹھ
۴۶۹ حاکم دین صاحب ٹیلر - شہر راچی
۴۷۰ سیدالنساء صاحبہ بنت تمیز الدین صاحب بنگال
۴۷۱ عبدالکریم صاحب - بنگال
۴۷۲ حمیدہ خاتون بنت آشب علی صاحب بنگال
۴۷۳ مولوی محمد محمود احمد علی خان صاحب ماڑہ یوپی
۴۷۴ پسر چودھری نبی بخش صاحب سرگودہ
۴۷۵ منشی عبدالرحیم صاحب - ضلع مرادآباد
۴۷۶ بھائی عصمت اللہ صاحب " "
۴۷۷ بھائی علیم احمد صاحب " "
۴۷۸ اسرار خان صاحب - ضلع شاہجہان پور
۴۷۹ ابراہیم صاحب - ضلع امرت سر
۴۸۰ صدیق محمد صاحب - ضلع گورداسپور
۴۸۱ سید عبدالغنی شاہ صاحب پونچھ
۴۸۲ غلام حیدر صاحب - ضلع گورداسپور
۴۸۳ غلام حسین صاحب - " سورت
۴۸۴ حاجی غازی صاحب - ضلع لاڑکانہ سندھ
۴۸۵ علی محمد صاحب " " "
۴۸۶ بہادر " " "
۴۸۷ دین محمد صاحب " " "
۴۸۸ عبدالغفور صاحب
۴۸۹ برکت علی صاحب - ضلع گورداسپور
۴۹۰ محمد علی صاحب - " گوجرات
۴۹۱ میاں عبدالعزیز صاحب - اوچ بہاولپور
۴۹۲ مسماۃ نتھی بی بی زوجہ جانن صاحب ضلع لدھیانہ
۴۹۳ شیخ رحمت علی صاحب - ضلع سیالکوٹ
۴۹۴ عبدالغنی صاحب - دریا خان
۴۹۵ الٰہی بخش صاحب - ضلع امرت سر
۴۹۶ رانی صاحبہ اہلیہ سائیں محمد صاحب ضلع گورداسپور
۴۹۷ ہدایت بیگم صاحبہ (خواہر عبدالرشید) " "
۴۹۸ حسین بی بی بنت محمد دین صاحب " "
۴۹۹ حسین بی بی صاحبہ ضلع گوجرات
۵۰۰ بشارت بیگم صاحبہ " "

۵۰۱ نذیر بیگم صاحبہ - ضلع سیالکوٹ
۵۰۲ سکینہ بیگم صاحبہ - ضلع گوجرانوالہ
۵۰۳ اہلیہ منشی محمد یعقوب صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۰۴ طالع بی بی صاحبہ - ضلع گورداسپور
۵۰۵ حشمت بی بی صاحبہ " " "
۵۰۶ رحمت بی بی صاحبہ - ضلع گوجرات
۵۰۷ امی صاحبہ - ضلع گورداسپور
۵۰۸ امینہ بیگم صاحبہ - ضلع لائل پور
۵۰۹ بھولی صاحبہ " " "
۵۱۰ حسن بی بی صاحبہ - ضلع سیالکوٹ
۵۱۱ اہلیہ محمود احمد صاحب " "
۵۱۲ ہاشم بی بی زوجہ محمد دین صاحب ضلع گورداسپور
۵۱۳ سردار جان اہلیہ محمد شفیع صاحب ضلع گجرات
۵۱۴ فاطمہ بی بی زوجہ عبداللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۱۵ حسین بی بی زوجہ مراد علی صاحب گورداسپور
۵۱۶ نواب بی بی اہلیہ محمد عبداللہ صاحب شیخوپورہ
۵۱۷ فضل بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب جہلم
۵۱۸ لال بی بی زوجہ میاں نورالدین صاحب ضلع گجرات
۵۱۹ محمد بی بی - وزیرآباد
۵۲۰ طالع بی بی - ضلع سیالکوٹ
۵۲۱ میراں بخش زوجہ ولی محمد صاحب صوبیدار الہ آباد
۵۲۲ نور جہاں صاحبہ والدہ " " " "
۵۲۳ حلیمہ بیگم والدہ محمد خان صاحب لکھنؤ
۵۲۴ حشمت بی بی اہلیہ عشق محمد صاحب - ضلع لدھیانہ
۵۲۵ راج بی بی اہلیہ مستری محمد عالم صاحب لالہ موسیٰ
۵۲۶ اہلیہ محمد الطاف صاحب ضلع پشاور
۵۲۷ اقبال اہلیہ ابراہیم صاحب - سیالکوٹ
۵۲۸ والدہ ماسٹر حبیب احمد صاحب بریلی
۵۲۹ فضل بی بی زوجہ بدھو - ضلع گورداسپور
۵۳۰ جتاب بی بی زوجہ سلطان احمد صاحب " "
۵۳۱ عائشہ زوجہ غلام احمد صاحب " "
۵۳۲ حیات بی بی زوجہ خوشی محمد صاحب ضلع گجرات
۵۳۳ فضل بی بی زوجہ کرم دین صاحب ضلع امرتسر
۵۳۴ بیگم جان زوجہ امام دین صاحب ضلع گورداسپور
۵۳۵ غلام فاطمہ زوجہ احمد بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۳۶ فاطمہ بی بی زوجہ فضل احمد صاحب " گوجرانوالہ
۵۳۷ مشتاق بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب " گورداسپور
۵۳۸ حسن بی بی زوجہ مہر دین صاحب " " "

۵۳۹ - سردار بی بی زوجہ نواب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۴۰ سیدہ بی بی زوجہ ولی محمد صاحب " "
۵۴۱ کنیز فاطمہ اہلیہ کرم بخش صاحب ضلع لدھیانہ
۵۴۲ رجی زوجہ برکت علی صاحب - نابھہ
۵۴۳ اللہ دوایائی زوجہ اللہ دتا صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۴۴ صفیہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب - شیخوپورہ
۵۴۵ رقیہ بیگم زوجہ محمد لطیف صاحب " "
۵۴۶ حاکم بی بی صاحبہ " "
۵۴۷ رحیم بی بی زوجہ فضل حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ

۵۴۸ - حفیظ بیگم زوجہ عبدالرحمان صاحب ضلع گجرات
۵۴۹ رحمت بی بی زوجہ ابراہیم صاحب " "
۵۵۰ طالع بی بی زوجہ حسن دین صاحب " سیالکوٹ
۵۵۱ فضل بی بی زوجہ رحمت خان صاحب " گورداسپور
۵۵۲ برکت بی بی زوجہ غلام نبی صاحب " امرتسر
۵۵۳ عنایت بیگم صاحبہ " "
۵۵۴ اللہ جوائی زوجہ قطب الدین صاحب - ضلع گوجرات
۵۵۵ عالمہ زوجہ عمر عیار صاحب شیخوپورہ
۵۵۶ اللہ رکھی زوجہ حسین بخش صاحب ضلع گورداسپور

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

شیخ مہرالدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ مذھیر نگل (سیالکوٹ) لکھتے ہیں:- یہاں اہل حدیث کا جلسہ تھا انہوں نے تبادلہ خیالات کا زبانی وعدہ بھی کیا۔ لیکن جب ہمارے علماء پہنچ گئے۔ تو اہل حدیث کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہمارے علماء نے تقریریں کیں۔ جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔

رحمت علی صاحب چیچہ وطنی ضلع منٹگمری سے اطلاع دیتے ہیں:- یہاں غیر احمدیوں کا جلسہ تھا۔ ایک مولوی صاحب نے کہا۔ مرزا صاحب نے احادیث کے حوالے غلط دئے ہیں۔ لیکن میرے استفسار پر کوئی ثبوت نہ پیش کر سکا۔

محمد عزیز صاحب بکرکسا فاکی تحریر فرماتے ہیں:- ۱۵-۱۲ جون بابو عبدالغفور صاحب سب پوسٹ ماسٹر سے نبوت کے مسئلہ پر میرا مناظرہ ہوتا رہا۔ غیر احمدی ہندو احباب شامل ہوئے۔ اگرچہ سب پوسٹماسٹر صاحب نے بہت کچھ مغالطہ دہی کی کوشش کی۔ لیکن حقیقت کو چھپا نہ سکے۔ اور ایک معزز ہندو دیوان جگن ناتھ صاحب نے صاف طور پر اعتراف کیا۔ کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔

نذیر احمد صاحب تبلیغی سیکرٹری منٹگمری تحریر فرماتے ہیں:- دو ماہ سے ڈاکٹر محمد احسان صاحب آنریری مبلغ اس علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور قریباً تین چک کا دورہ کر چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک جگہ ان کی تحریک سے ۲ جون سنہ ۱۹۲۹ء کے جلسے بھی ہوئے۔ اور خود ڈاکٹر صاحب نے ۲ جون کے روز ۱۳ مختلف مقامات پر لیکچر دئے۔ خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کام سفر اپنے خرچ پر کرتے ہیں۔

مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل امیر تبلیغ سندھ ارقام فرماتے ہیں:- میں نوابشاہ گیا۔ ایک احمد قبیل دہرم بھکشو وہاں اسلام کے خلاف بہت بے ہودہ سرائی کر چکا تھا۔ سیکرٹری صاحب خلافت کمیٹی کی درخواست پر میں نے ایک لیکچر "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر دیا۔ ہر خیال کے لوگ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ آریوں نے جلسہ میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔

شمس الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ خیبر ایجنسی اطلاع دیتے ہیں:- گذشتہ ماہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، مولوی محمد یار صاحب اور مولوی محمد امین صاحب خیبر ایجنسی تشریف لائے۔ غیر علاقہ تواڑگی میں چیف او شنواریاں کے مکان پر مولوی صاحب نے سیاست و مذہب کے موضوع پر دلپذیر تقریر کی اور تبلیغ احمدیت بھی کی۔ واپسی پر لنڈی کوتل کیمپ میں ایک باتر شنواری مولوی صاحب سے فرقہ ناجیہ کے موضوع پر مدلل گفتگو فرمائی۔ دوران گفتگو میں آپ نے بعض ایسے صوفیانہ نکات بیان کئے جن سے سامعین بہت خوش ہوئے۔ ایک نوجوان تعلیم یافتہ شنواری نے مولوی صاحب کے مقابل میں اپنے عجز کا اعتراف کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کی خوب تعریف کی۔

نمبر ۲۸۷۲:- میں سید علی اکبر شاہ ولد سید سراج شاہ قوم سید پیشہ زمیندارہ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک نمبر ۱۱۶ جنوبی تحصیل سرگودھا ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میرا گذارہ نصف مربعہ زمین موروثی جو کہ میرے والد صاحب کو بطور انعام گورنمنٹ انگریزی سے ملا تھا۔ اس پر ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد:- سید علی اکبر شاہ ولد سید سراج شاہ گواہ شد:- سلطان احمد احمدی سکنہ پنڈی کالو ضلع گجرات گواہ شد:- غلام جیلانی شاہ ولد سید قائم علی شاہ

نمبر ۳۰۷۶:- مسماۃ امیر بیگم زوجہ عبد الغنی خان قوم افغان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن سنور تحصیل و ضلع پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۴ چیت ۱۹۸۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت زیور قیمتی تین صد روپے اور اراضی زرعی حق بیع مرتہنی ۲۷۹ بالعوض مہر کل ۵۷۹ روپیہ موجود ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتی ہوں۔ ۱/۱۰ کے حساب سے کل ۵۸ قابل ادخال بنتے ہیں چنانچہ ایک روپیہ ماہوار داخل کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنیکے بعد جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میرے مرنیکے بعد کچھ رقم قابل ادخال رہے۔ تو وہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے انجمن مذکور کو وصول کرنیکا حق حاصل ہوگا۔

العبد نشان انگوٹھا۔ مسماۃ امیر بیگم زوجہ عبد الغنی خان گواہ شد:- عبد الغنی خان خاوند موصیہ گواہ شد:- محمد عبد الغفور خان خلف عبد الغنی خان صاحب۔

نمبر ۳۰۵۴:- میں فضل الدین ولد محمد بخش باقندہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۹۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد قیمتی آٹھ صد روپیہ کی ہے اور ماہوار آمدنی مبلغ ۶ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات متروکہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فضل الدین موصی:- گواہ شد۔ نصر اللہ خان سیکرٹری گواہ شد:- فضل احمد ولد سلطان علی۔

نمبر ۳۰۵۳:- میں محمد بی بی زوجہ فضل الدین باقندہ عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۹۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۹۲۹

العبد موصیہ:- محمد بی بی زوجہ فضل الدین گواہ شد۔ نصر اللہ خان سیکرٹری۔ گواہ شد:- فضل احمد ولد سلطان علی نمبردار

نمبر ۳۰۶۵:- میں مبارکہ خانم زوجہ بابو عبد الواحد خان کلرک زئی پٹھان عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بازید چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی صمار روپیہ مہر مبلغ صمار روپیہ ہے۔ العبد موصیہ:- مبارکہ خانم زوجہ بابو عبد الواحد صاحب کلرک گواہ شد:- عبد الواحد احمدی خاوند موصیہ گواہ شد:- محمد شفیع خان برادر موصیہ

حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم و مغفور کی

یادگاریں

حضرت حافظ صاحب مرحوم کی عظیم الشان یادگار آپ کا درس القرآن ہے اور آپ کا سلیس لفظی ترجمہ ہے جو آپکا زندگی بھر معمول رہا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ترجمۃ القرآن آپ کی حین حیات میں تین مرتبہ ہر بار مناسب ترمیم کے بعد شائع ہو چکا ہے اس وقت وہی ترجمہ

قرآن کریم مترجم

کی صورت میں موجود ہے۔ جس کی رعایتی قیمت للعہ روپے رہے اور پھر وہ ترجمہ

حمائل شریف مترجم

کی صورت میں موجود ہے جس میں علاوہ ترجمہ کے اوامر و نواہی کی فہرست مضامین قرآنی کی فہرست جو حضرت حافظ صاحب مرحوم کی زبانی مرتب کردہ ہیں۔ اور جسکی ہر احمدی دوست کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے اسکی رعایتی قیمت عہ ہے۔ پھر ایک پارہ اول حال میں چھپ چکا ہے جس میں علاوہ دو ترجموں کے حاشیہ پر حضرت حافظ صاحب مرحوم کے فرمودہ مفصل مفید نوٹ ہیں اس کی قیمت ۲ ہے۔ علاوہ ازیں حافظ صاحب مرحوم کا ایک لیکچر اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ جس کی قیمت ۳ ہے اور ایک مباحثہ صداقت مسیح موعود پر ہے۔ جو آپنے مالا بار میں کیا۔ اس کی قیمت ۱ ہے احباب کو چاہئے۔ کہ حضرت حافظ صاحب مرحوم کی یادگار کو اسی رنگ میں قائم رکھیں کہ ان کے ترجمہ سے خود اور اپنے اہل و عیال کو مستفید کریں اور انکے لیکچروں کی عام اشاعت کریں

تبلیغ احمدیت کا بہترین ذریعہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ کی عظیم الشان تصنیف

تبلیغ ہدایت

جو سلسلہ احمدیہ کی جملہ تصانیف میں اپنے طرز بیان کے لحاظ سے خاص چوٹی کی کتاب ہے جس کے مطالعہ سے خدا کے فضل سے بیسیوں متلاشیان حق احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ احباب کے اصرار پر اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت خوبصورت سائز پر چھپوایا گیا ہے پہلے اس کی قیمت عہ تھی۔ اب علہ کردی ہے۔ احباب جلد منگالیں۔

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

کولمبو۔ ۶ - جولائی - کل شام کونسل کے سترہ غیر سرکاری ارکان اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ کیونکہ گورنر نے اپنے اختیارات خصوصی استعمال کر کے مال کی درآمد پر محصول بڑھا دیا ہے۔ تمام غیر سرکاری ارکان نے اس تجویز کے خلاف ووٹ دیا ہے۔

کلکتہ ۵ - جولائی - بھائی بھوشن داس گپتا کو جو "سودنتا" نام ایک ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر ویرنٹر اور پبلشر ہیں۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔ یہ سزا ایک مضمون کے سلسلہ میں دی گئی ہے۔ جو حکومت کے نزدیک باغیانہ تھا۔

لاہور ۔ ۷ - جولائی - مشہور ہو رہا ہے۔ کہ میاں فضل حسین کی جانشینی کے مسئلہ کا حل ہو گیا ہے۔ اور کپتان سکندر حیات خان ان کی جگہ حکومت پنجاب کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۔ ۶ - جولائی - مسٹر جسٹس گوکرن ناتھ مصرا جج اودھ چیف کورٹ نے جمعہ کی رات کو مسوری میں وفات پائی۔

پشاور ۵ - جولائی - سردار عبد الحکیم خان وکیل التجارت افغانستان متعینہ پشاور نے آج جنرل نادر خان کے رفقاء کو دس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے جنرل موصوف کو ایک لاکھ روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ حکمران کابل نے نئے نوٹ نہیں چلائے۔ یہ امان اللہ خان کے زمانہ کے نوٹ ہیں۔ جن پر اس کی مہر لگی ہوئی ہے اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر جیب تراش کو کابل سے زندہ ہر کوک چلایا کرے گی۔

پٹنہ ۴ - جولائی - معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹنہ کالج کے پرنسپل مسٹر اے۔ ایچ۔ ہارنے علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر مقرر کئے جانے والے ہیں۔

بمبئی ۵ - جولائی - "راوہ" نامی جہاز کے کپتان کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ درجہ دوم کا ایک یورپین مسافر مسمی جی ٹیلر راستہ میں گم ہو گیا۔ یہ جہاز لنڈن سے آج صبح آیا ہے۔

کلکتہ ۳ - جولائی - اخبار بنگالی کے ایڈیٹر مسٹر ٹیرا نے ہوائی جہاز پر انگلستان جانے کا انتظام امپیریل ایرویز کمپنی سے کر لیا ہے۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جو ہوائی جہاز پر انگلستان جا رہے ہیں۔

پنجاب کے محکمہ اطلاعات کے افسر اعلے نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض لوگ غلطی سے زائد جو ہی سرکار کا روپیہ بعض اوقات لے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا ہے۔ تو وہ روپیہ واپس دے دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ واپسی کے متعلق آسانیاں موجود نہیں۔ لہذا ان میں سے بعض روپیہ واپس کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ ہریں وجہ سرکار نے افران کو حکم دیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایسا روپیہ واپس کرے۔ تو جس قدر اطلاع دے۔ اس کو کافی سمجھا جائے۔ اور اس سے کوئی مزید سوال نہ پوچھا جائے بلکہ اگر وہ نام پوشیدہ رکھنا چاہے۔ تو نام بھی نہ پوچھا جائے۔

بمبئی ۳ - جولائی - فسادات بمبئی کی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے پولیس سرجن ڈاکٹر نیوٹن نے حکومت کی سخت مذمت کی اور کہا۔ کہ پچھلے سالوں سے حکومت کی پوزیشن کمزور ہو گئی ہے۔ فساد کرنے والوں نے بارہا حکومت کو بتلایا ہے۔ کہ وہ جابر و ظالم ہے۔ اور اسے اس ملک میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ فسادات کی وجہ کے متعلق گواہ نے کہا۔ کہ بعض فسادات انتہا پسند سیاسئین و لیبر لیڈران کی اشتعال انگیز تقاریر سے ہوئے۔ جن کو کوئی دوسری حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ گواہ نے تجویز کی۔ کہ ان لیڈروں کو گرفتار کیا جائے۔ اور ملک اطالیہ کی طرح ان کو ارنڈی کا تیل دیا جائے۔

مدراس ۔ ۵ - جولائی - حج کمیٹی نے گواہوں کی شہادت قلمبند کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس نے مقامی مسافر خانوں کا بھی امتحان کیا۔ اس کمیٹی کی ایک مجلس ماتحت آج بطور ہراول کلکتہ کو روانہ ہو گئی ہے تاکہ بنگال کے حاجیوں کی خاص ضروریات کے متعلق کونسل کے مسلم ارکان سے گفت و شنید کرے۔

رنگون ۶ - جولائی - ارکان کے کمشنر کا بیان ہے کہ اکیاب میں جو طغیانی آئی تھی۔ اس سے ایک لاکھ ایکڑ زمین برباد ہوئی۔ ایک لاکھ تیس ہزار مکان گرے۔ ۲۵ ہزار مواشی ڈوبے۔ انسانی جانیں برباد شدہ زمینوں کے شاید ہی نصف حصہ میں زراعت ہو سکے۔ تین گاؤں جن میں ۵ ہزار مکانات تھے بالکل مٹ گئے۔ سرکاری اور غیر سرکاری خیرات خانے جاری ہو گئے ہیں۔ نئے تالاب بنانے کے لئے بلدیہ رنگون نے ۵ ہزار روپے دئے ہیں۔ سرکار قرضے دے رہی ہے۔ اس نے ۵۴ ہزار روپے بغرض امداد بھیجے تھے۔ اب ساٹھ ہزار کی امداد منظور کی ہے۔

رنگون ۶ جولائی - گورنمنٹ برہما نے اپنے صوبہ کی کونسل کے بعض ارکان کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو بلدیہ مانڈلے کی حالت کی تحقیقات کرے گی۔ مسٹر ... نے بھی ارکان بلدیہ سے کانفرنس کی اور حکومت نے بارہا حالات کی بہتری کا مطالبہ کیا۔ مگر بے سود۔ سرکار اس بلدیہ کو معطل کرنے کی شدید کارروائی کرنا نہیں چاہتی۔ لہذا یہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

لاہور ۷ جولائی - گورنمنٹ پنجاب نے جنرل سیکرٹری نوجوان بھارت سبھا کا جو مسودہ اعلان اور ایک پوسٹر ضبط کیا ہے اسکے سلسلہ میں لاہور اور امرتسر میں بہت سی خانہ تلاشیاں ہو چکی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اعلان مذکور کی تلاشی کے لئے پنجاب کے دیگر شہروں میں رہنے والے بہت سے اصحاب کے نام وارنٹ تلاشی جاری ہو چکے ہیں۔

جریدہ سرکاری کی ایک غیر معمولی اشاعت مظہر ہے کہ پنڈت سری کرشن اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو حدود پنجاب کے اندر قانون فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۳۰ کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ اور وہ ان تمام مقدمات کی سماعت کے مجاز ہیں۔ جن میں سزائے موت نہیں دی جاتی۔ گورنر باجلاس کونسل نے انہیں یہ اختیارات بھی عطا کئے ہیں۔ کہ وہ اس صوبہ کے ان تمام مقدمات کی سماعت کر سکیں۔ جو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ - الف کے تحت دائر کئے جائیں۔ پنڈت سری کرشن لاہور میں قتل سانڈرس اور سازش کے مقدمات کی سماعت کے لئے بطور سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہو کر آئے ہیں۔

پشاور ۶ - جولائی - ملائے شور بازار کی گرفتاری کی اطلاع درست ہے۔ اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔

لاہور ۸ - جولائی - معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے مولوی ضیاء الدین احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس احاطہ بمبئی کی خدمات ... حکومت پنجاب ... کے سپرد ... ہو گئی۔

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴ جولائی - آج صبح انگلستان کے بیشتر حصہ میں سخت بارش ہوئی۔ اور بادل زور شور سے گرجے۔ اس طرح امساک باراں کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ملک کے بعض حصص میں نازک صورت حالات پیدا ہو گئی تھی۔

لنڈن ۴ جولائی - وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ ایک رائل کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو ان عام معاملات کے متعلق تحقیقات کرے گا۔ جو عام اہمیت رکھتے ہیں۔ اور سول سروس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۵ - جولائی - پورٹ سعید پر دوران ملاقات میں امیر امان اللہ خان نے بیان کیا۔ کہ میں اٹلی میں صرف ایک سال قیام کرونگا۔ اس کے بعد مجھے امید ہے۔ کہ میں بحیثیت ایک عام آدمی کے افغانستان واپس جاؤنگا۔ اب ان کی تمنا یہ ہے۔ کہ میں کاشتکار بنوں انہوں نے اس خیال کی تردید کی۔ وہ افغانستان سے خزانہ لے آئے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ میرے تو کپڑے بھی وہیں رہ گئے۔ صرف چھ پونڈ میرے پاس تھے امان اللہ خان زار و قطار روئے۔ ان کے ہمراہی بہت شکستہ خاطر معلوم ہوتے تھے۔

لنڈن ۳ - جولائی - ماسکو کے اخبار پراودا کا بیان ہے۔ کہ جب سے برطانیہ میں لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی ہے۔ روس نے برطانیہ کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو زیادہ تیز کر دیا ہے۔ یہی اخبار لکھتا ہے۔ کہ بمبئی کی فتح مند۔ انقلاب پسند ٹریڈ یونین کا ماسکو نے ہی آغاز کیا۔ کیمونسٹ انٹرنیشنل نے جو سرکاری رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستانی تحریک کی رہنمائی اور کارکردگی ہمارے ہاتھ میں ہی ہے۔

لنڈن ۵ - جولائی - حکومت فرانس نے برطانی حکومت کے نام نوٹس بھیجا ہے۔ کہ بحیرہ مردار سے نمک نکالنے کے متعلق جو حقوق حکومت فرانس کو حاصل ہیں۔ ان کے تصفیہ کے لئے عدالت ہیگ میں نالش دائر کی جائے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ فرانس کے حقوق تسلیم نہیں کرتی۔

لنڈن ۴ - جولائی - مسٹر رامانند چیٹر جی مدیر رسالہ ماڈرن ریویو کی گرفتاری کے باعث آج پارلیمنٹ میں مسٹر سیکش نے سوال کیا۔ کہ گذشتہ وزارت کے زمانہ کی پالیسی کی وجہ سے ہندوستان میں کثرت سے جو گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے کیا تدابیر کی گئیں ہیں۔ لیکن صدر جلسہ نے سوال روک دیا۔

لنڈن ۴ - جولائی - پارلیمنٹ کی خواتین ممبروں میں سے مس ولکنس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ارکان پارلیمنٹ کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے۔ ان کو آج کل چار سو پونڈ ملتے ہیں۔ جو پارلیمنٹ کے سلسلہ میں خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور جن کا نام ہی نام ہے۔ فائدہ کچھ نہیں۔

لنڈن ۵ - جولائی - وزیر اعظم مسٹر میکڈانلڈ نے ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ سائمن کمیشن کا ہندوستان میں سختی سے مقاطعہ ہوا تھا۔ سر ذوالفقار علی اور چار اور ارکان مرکزی ہندی کمیٹی اس بیان کی تردید کرنا چاہتے تھے۔ مگر ... ان کو روک ... کہ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم ...

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر ... شائع کیا